

مکاشفات رحمت

مصنف

شیخ الاسلام حضرت مولانا کرامت علی جوہر پوریؒ

بانتما

محمد فضیل بن حضرت مولانا غالب حسین جوہر پوری (مدظلہ العالی)

ناشر

﴿مركز طالب العلوم﴾

ملا ٹولہ جوہر پور (الہند)

E-MAIL smfuzail@rediffmail.com

WAPSITE. www.islamiclife.wapsite.me www.sunnahislamiclife.tk

S. M. FUZAIL
Ghalib Manzil, Mulla Tola
Jaunpur (U.P.) INDIA

مکاشفات رحمت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سب تعریف اُس ذات مقدس کو جو اعم الیقین ہے، اور صلوة اور سلام محمد رسول اللہ پر بھی ذات پاک حنہ للعالمین ہے، اور اُنکے آل اور اصحاب پر جو وسیلہ اجر سے دین ہیں بعد اسکے علی جو پوری معرکہ کرامت علی بڑے اخلاص سے تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت شریف میں بعد سلام علیکم درجۃ الشکر و برکاتہ کے عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کجاہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا ہلاک ہوتا ہے وہ گائون کہ جسمیں نیک لوگ ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ ہاں، صحابہ نے کہا کہ کس سبب سے فرمایا بسبب اُنکے سہل جاننے اور سکوت کرنے کے گناہوں سے اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ تعالیٰ نے وحی بھیجا ایک فرشتے کو اپنے فرشتوں میں سے کہ فلا نے شہر کو اُسکے رہنے والوں پر مار لیسی اُنکے اوپر اُس شہر کو آلت ہے اُس فرشتے نے کہا کہ اور ب میرے اسمین ایک بندہ ہے میرے بندوں میں سے کہ ہرگز تیرا گناہ نہیں کیا ہے حکم آیا اسپر بھی آلت ہے اس واسطے کہ ہرگز منہ اسکا مستغیر نہوا بسبب گناہ خلق کے اور یہی حدیث میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ عذاب کو گنا ایک گائون والوں کو کہ اسمین اٹھارہ ہزار آدمی ہو گئے کہ عمل نیک مانند عمل نبیوں کے ہو گا بسبب ترک کرنے اُنکے کے امر معروف اور نہی منکر کو۔ ان حدیثوں کے مضمون کو سمجھ کر اس فقیر کو بڑا خوف غالب ہوا خصوصاً اس وقت کا حال دیکھ کے کہ اس قدر عذاب ابتلا آیا ہے اور لوگ اب تک غافل ہیں اور ایک ڈھول بجے ناچے ناچے میں غرق ہیں اور ایک آنکھ بھی خبر نہیں کہ یہ عذاب ابتلا آیا ہے اور یہ عذاب کس گناہ کی شامت سے آیا ہے اور اس عذاب کے دفع ہونیکا کیا علاج ہے تب یہ خاکسار دیہات اور شہر نہیں جانتا کہ جاسکا وہاں تک اس عذاب ابتلا کا حال پہنچانا پھر اور جن تابو کی شامت سے یہ عذاب آتا ہے ان گناہوں کی توبہ نصوح کی خواہش دلانا پھر، اب شہرہ عام کے واسطے اس رسالہ مکاشفات رحمت

ان مضامین عبرت انگیز کو دس نصیحت میں لکھا ہے حق سبحانہ و تعالیٰ شانہ کے رحم و کرم سے توقع ہے کہ اس رسالے کے پڑھنے والے سننے والے عذاب سے محفوظ رہیں گے بلکہ ان کے سبب سے عذاب دور ہو جاویگا۔ کیونکہ انکو گناہوں سے نفرت آئیگی اور لوگوں کو گناہوں سے کزواں بننے میں مدد ہوگی۔

پہلی نصیحت

جو کہ تو بے وضوح کی یہی حقیقت ہے کہ گناہوں سے یکبارگی دل پھر جاوے اور ان گناہوں سے دل سے نفرت کر کے اور گناہ کے تو بے وضوح کرے اس واسطے جو گناہ سب عذاب کے باعث ہیں ان سے گھن اور نفرت دلانیکے واسطے ان گناہوں کی برائی بیان کرتا ہے تاکہ سب کوئی اپنے گناہ پر اپنی غولکھ کر کے تو بے وضوح کریں یہ سب پاکیزہ مضمون ہیں دینی کتاب حدیث قرآن تفسیر فقہ عقائد تصوف کا خلاصہ ہے اس مضمون کو لوگوں کو دل رکھ کر سنیں اور لوگوں کو سنا دیں اور اس مضمون کو سرگزناراض نہوں بلکہ اگر مضمون اپنے نفس کے مخالف اور شرع کے موافق پاویں تو اپنے نفس سے بزدل اس مضمون پر عمل کرادیں اور شرع کے مخالف کام جو عذاب اترنے کے باعث ہوتے ہیں انکو پاس نہ جاویں اور خلق پر عذاب اترنے کے سبب آپ نہ بنیں اور شرع کے حکم سے ناراض نہوں بلکہ اپنی بری چال کو شرع کی جگہ سے کر کے چلی کر ڈالیں شریعت کے حکم میں پھیر بھار نہ لگاویں اور لوگوں کی وہی تباہی نصیر نہ بھولیں جب کہ قصہ شرع کے موافق ہو وہ اچھا ہے اور جس کا قصہ شرع کے مخالف ہے سو برا ہے کیونکہ کسی بری چال شریعت کی تبدیلی کی برکت نیک ہو جاتی ہے اور شریعت کا حکم کسی کی بری چال کے موافق پھیرا نہ لگایا جائے جیسا کہ عوارف المعارف میں لکھا ہے کہ منصور حلاج نے جو انا الحق کہا یعنی کہا کہ میں حق ہوں تو انکی مراد یہ تھی جیسا کہ نصاریٰ کہتے ہیں کہ ناسوت میں لاہوت سمایا یعنی انسان میں اللہ تعالیٰ نے حلول کیا اور سما یا بلکہ یہ بات منصور حق سبحانہ کی طرف سے بطریق حکایت کے کہا تھا یعنی اپنی تیوری اور بیوشی کی وقت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انھوں نے بطور الامام اور خطاب کے یہ بات حق سبحانہ سے سنا حق سبحانہ نے انکی طرف توجہ ہو کے فرمایا انا الحق یہ سنکے منصور نے بڑی لذت پایا مارے لذت کے اسی بات کو آپ بھی دہرایا منصور کی طرف سے صاحب عوارف نے جواب دیکے بعد اسکے فرمایا۔ اور اگر ہم جائینگے کہ منصور نے یہ بات کہا اسی حلول کی بات کہ دل میں رکھ کے یعنی سمجھ کے کہ میرے اندر اللہ تعالیٰ سما یا ہے تو خود باللہ سمنا تو ہم اسکی بات کو بھی رد کرینگے جیسا کہ نصاریٰ کی بات کو ہم رد کرتے ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ایسی شریعت رہی اور صاف پر تھی لائے کہ ہماری بیڑی چیز اس سے سیدھی کی جاتی ہے۔ اس مضمون سے ثابت ہوا کہ کوئی شخص ایسا ہے کہ اسکو لوگ بزرگ سمجھیں اس کو کوئی کام ناپسند ہو پڑے مگر وہ کام ایسا ہے کہ اس میں تاویل کی گنجائش ہے تو میں تاویل کرینگے یعنی اس بات کو چھوڑ دو اور جب اس کام کو صاف صاف خلاف شرع پادینگے تب اسکو ہرگز بزرگ جانینگے پھر اگر نفس کا پاپ ہو تو

نے دیا بڑا سکو بدلتا نہیں جب تک کہ مے لوگ اپنی چال کو نہیں بدلتے یعنی اللہ تعالیٰ کہہ مانی اور
مہربانی سے محروم نہیں کرتا کسی قوم کو جو ہمیشہ اسکی طرف سے ہو جب تک کہ وہ اپنی چال سے بدلتا نہ ہو
تفسیر جلالین میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی نعمت کو اُن سے نہیں چھین لیتا جب تک کہ وہ اپنے اچھے حال کو گناہ
کیساتھ نہ بدلیں سو اس ملک کے مرد عورت بڑے جوان عوام اور خواص بادشاہوں و زیروں
امیروں حافظوں قاریوں عالموں مرشدوں درویشوں سب اپنی اصلی چال کو جانکے واسطے نہایت
سے مقرر تھی بدل دیا ہے بھلا! اس صورت میں عذاب آئیکا کون نجب ہے اور باران رحمت کس طرح برسے

میسری نصیحت

جب یہ مضمون بھی سمجھ میں آگیا تو اپنے جی میں سوچو کہ اس ملک کے خواص اور عوام بڑی ساری لیکے چھوٹے
ملک سبے اپنے اچھے حال کو گناہ کیساتھ بدلا اور اپنی اچھی چال کو بری چال سے بدلا اور محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جو کفر کی رسم اور بدعتوں اور بتوں اور باجون کو مٹانے کی واسطے حق سبحانہ کو بھیجے ہوئے
آئے تھے اُنکے کلمہ پڑھنے والوں کو لازم تھا کہ اُن کی مدد کرنے اور ان سب چیزوں کو مٹانے سوانکے کلمہ گو
آپ بدعت اور کفر کی رسم اور بتوں کے بنانے اور پوچھنے اور نواج باجے ڈھولک طنبورے وغیرہ خلاف شرع
کام میں گرفتار ہوئے اور مسلمان ہوئے ہندوؤں کے تہوار مولی دیوالی سنت وغیرہ میں خوشیاں کونے
عوام لوگ ہولی میں جو کرتے تھے سو کرتے تھے جو لوگ شراف کہلاتے ہیں اُنکو قوم سسرال کرتے والے
عورت مرد میں ہولی کھیلنے کا رواج تھا اور دیوالی میں عوام لوگ جو کرتے تھے جو شراف لوگ
تھے وہ بھی دیوالی کی تہواری میں چوڑا مٹھالی اپنے سمدھیانے بھیجتے تھے اور ایسے لوگوں کو لوگ برا نہ جانتے
تھے اور دیوالی میں رور ضرور جو کھیلنے تھے اور لیتے تھے کہ آج جو شخص جو انہ کھیلے گا اُسکا کچھ ندر کا جنم
ہوگا اور بعضے غافل دین کے مخالف نادانوں میں مرشد کہلاتے تھے وہ ہندوؤں کے تہوار سنت میں
بڑے اہتمام کیساتھ محفل آراستہ کرتے تھے اور اس میں استغذ خرافات کرتے تھے کہ اسکا دسوان جسم بھی
ہندو لوگ نہ کرتے اور بعضے نادانوں گماہوں نے راہیوں اور جوگیوں اور گوشایوں کی چال کو
رسول مقبول کی چال اور حکم سے زیادہ پسند کر کے اور اُسکو درویشی سمجھنے کے کاح کر نیکو ترک کیا اور اس گناہ پر
ایسا اولگی کہ جو انکی گدی پر ہوتا ہے وہ نکاح نہیں کرتا باوجودیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے کہ نکاح کر دو تم لوگو اور
اولاد جو اس واسطے کہ میں فخر کرونگا بسبب تمہارے اور امتوں پر کہ میری امت میں اتنے لوگ ہیں ان
اگر ایک شخص انفا ناکاح نہ کرے تو اُسکے حق میں تاویل کی گنجائش ہے اور جب نکاح کرنا میں کان پڑھوں
نشانی اور پہچان مقرر کیا سو مخالف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کیا فتویٰ دیا جاوے گا۔

سنی نہ جانتے تھے اس سبب سے شرک میں گرفتار ہو کر نماز اور روزے اور حج اور زکوٰۃ اور قربانی اور صدقہ
 فطرا اور خیرے مطلق غافل تھے اور حجبہ اور حجامت اور عیدین کو مطلق چھوڑ دیا تھا ہاشمک کہ بعض لوگ
 بڑھے ہو گئے تھے انکو وضو بھی نہ آتا تھا توبہ کرنیکا خیال مطلق نہ تھا انہیں ڈاڑھی سناٹا نکاروں تھا اور
 بعضے لوگ ایسے بیہوش تھے کہ مسلمان ہونے کے ڈاڑھی سناٹے چرکی رکھا کرتے تھے کہ پہچان نہ پڑتے تھے
 کہ ہندو ہیں یا مسلمان اور ان میں روزے نماز کا تو کیا ذکر ہے اور بعضے لوگ روزہ بھی نہ کھتے تو انکا اور سحر
 کے وقت سے روزے غافل تھے صبح صادق میں کھاتے پیتے تھے اور اس ملک کے بہت لوگ نمود کی سٹے
 سیکڑوں روپیے مردوں کے کھانے میں اور دوسرے وہابیات خرافات میں خرچ کرتے تھے اور زکوٰۃ اور صدقہ
 فطرا اور اپنے مردے کی طرف سے سزا نماز کا فدیہ دیتے اور نہ دیکر ارادہ رکھتے اور جیسے لوگوں کا درنا صدقہ
 اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنا کھانا ہے ویسے لوگوں کو نہ دینے اگر کسیوں کو بون کو لکھ دیتے تو محتاج
 ناز بون کو دو آدھ دینا شکل گزرتا باوجود کہ حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ کھوانے
 مالون کو زکوٰۃ دیکر اور دو اکرو اپنے بیمار کی صدقہ دیکر اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا فائدہ اور خیر ان
 دو آیت میں صاف موجود ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پانچویں سیارہ سورہ نسا میں دَعَاذَ عَلَيْهِمْ
 لَوْ آمَنُوا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَانْفَقُوا بِمَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ وَكَانَ اللَّهُ بِهِمْ عَلِيمًا إِنَّ اللَّهَ
 لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكَ هَسَنَةٌ بُنِيَهَا وَيُؤْتِي مِمَّنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا اور کیا نقصان تھا
 انکا اگر ایمان لاتے اللہ برابر کھیلے دن پر اور خرچ کرتے اللہ کے دیے میں سے اور اللہ کو انکی خوب خبری اللہ ہی نہیں رکھتا
 کسی کا ذرہ برابر اور اگر ننگی ہو تو اسکو دوناکرے اور دیو اپنے پاس بڑا ثواب، فائدہ، یعنی اللہ کی راہ میں
 خرچ کرنا کیسی طرح نقصان نہیں آخرت کا ثواب بیشمار ہے اور دنیا میں بھی عیوض پانا ہے اور سو لٹاؤں کو کھائی ہے
 اور اکثر اس ملک میں رواج تھا کہ اپنی طاقت اور ریافت سے بڑھکے مہر مقرر کرتے اور اسکو نداد کرتے اور نہ ادا
 کرنا ارادہ رکھتے بلکہ عورت مرد دونوں جانتے تھے کہ مہر ادا کرنا نہیں نکاح ٹوٹ جاتا ہے، قرآن صریح و مفصّل کا
 سننا سنانا یکبارگی سوقوف ہو گیا تھا قصہ کہانی عشق و محور کفر کی باتوں کے سننے سنانے میں لوگ گرفتار تھے
 اذان کی آواز سن نہ پڑتی قرآن شریف کا لڑکوں کو پڑھانا بالکل سوقوف ہو گیا تھا اسقدر سیدی سالی تھی
 کہ بعضے کعبت کتے تھے کہ قرآن شریف پڑھانیسے کیا فائدہ فارسی پڑھیں جو خط کتابت آوی اور بعضے کعبت
 شیطان کی تعلیم سے کہتے تھے کہ لڑکوں کو طہارت کا لحاظ نہیں رہتا ہر وقت بڑو قرآن شریف چھو کر نیگے
 اور ساتھ سوچ جائے کہ کون کو قرآن شریف پڑھانا ہے اور حافظ لوگ یکبارگی نایاب ہو گئے تھے بڑی بڑی شہوں
 آہا ہاں گناہوں اپنے بیچ۔ میسر نہوتا تھا اور نماز کی غفلت لوگوں کی جی رہا کھاتی رہی تھی ہاشمک کہ بے نمازی کو

لوگ براہ جاتے تھے نسبت کرے اور کفو غیر کفو اور برادری کے معاملے میں نمازی بڑی نمازی کا فرق نہ تھا
 بے نمازی ہونا کچھ عیب نہ تھا برہمن پوجنا فال کھلانا اور جھے کر پاس جانا تاہم شراب پینا
 کچھ عیب تھا جوہ عورت کا نکاح ثانی کرنا بڑا عیب تھا باوجود بیکہ نکاح ثالی ہمارے دین کی چال ہے اور اہلبیت
 اور سارے اسلام کے ملک میں ہمیشہ سوجھری ہے اور اس رسم کو بری جاننا کفر ہے نادان مسلمانوں اس گندی رسم کو ہندو
 سے سیکھا مگر اس ملک کے اشراف لوگ نکاح ثانی نہ کرنا کوشش کرتے تھے جانتے ہیں اور مسلمان کہ جس قوم میں نکاح
 ثانی کا رواج ہے انکو کسینہ کہتے ہیں اور حقیقت میں ایسی سمجھ کا انجام یا کافر ہونا ہی یا بھڑوا ہونا اور گندی رسم
 اور سب گناہوں سے زیادہ تر عذاب آہلی باعث ہوئی اور ہمارے دین میں سنت ہے نکاح کی شکوہ نہیں گھر میں
 لیجانا اسکو سارے ہندوستان نے ترک کیا اور اس سنت کی چال کو جلو ادنیٰ غیرہ ٹوٹے اور اگر کچھ چال سے
 بلا یعنی جلو ادنیٰ وقت جنسی زمین اور حرکات کی جاتی ہیں وہ سب ایک قسم کے سحر میں داخل ہیں کہ ان پر غم میں لچھا
 کو دلہن کے نابعدار رہنے کے واسطے کہ گنگا راویے دین ہوتی ہیں اور بعض قوم نے اس سنت کی
 چال کو گونا دینے کو واسطے بلا اور عورتیں بت برستی اور پر یون کے پوجے میں کہ حقیقت میں وہ شیطان
 پرستی تھی اور چیک کے پوجے میں اور سوا پھر کاروبار رکھنے میں کہ حقیقت میں وہ ہندو کورت کی صورت تھی
 گرفتار تھیں شادی عی کی واسیات یوں سے خوب وقت تھیں روز نماز حیض نکاح کے مسئلہ سے لگانا
 تھیں اور اس ملک کی عورتوں کو گریہ ہنسنے میں پر دیکھا لگا سلسلے نہ تھا بعض قوم کی عورتیں پانی بھر ڈالنے وغیرہ کاموں
 کی واسطے جس بدن کا چھپانا فرض ہے اس بدن کو بری لگا ڈھولے ہو کر باہر تھیں اور جو شرافت کھانی
 ہیں انکی عورتیں باہر نہ نکلتی تھیں مگر کپڑے لگا لیا ہنستی تھیں اور باوجودیکہ مرد کو ناسک زانو تک چھپانا
 ہر اور کچھ جیبہ پانچا اور ٹوٹی مع عاملہ درتہ بند چادر سنت ہے اور عورتوں کو سارا بدن چھپانا فرض ہے سو مرد میر جاہ
 انکر کھاتا کرتے جیبہ وغیرہ لباس خوب ٹھسکا پنتے تھے اور عورتیں پانچا چادر یا اور مٹی اور زرا سی کرنی بازو کھلا
 بیٹ کھلا ہنستی تھیں اور بعض قوم کی عورتیں رات کے سیلون جاتی تھیں اور بعض قوم کی عورتیں دو سیلون
 بھی خصوصاً چھریوں کے سیلون میں ہنسنے کو کھلاتی پھرتی تھیں اور یہ کام صاف اسلام کی چال کو کفر کی
 چال سے بدلنا تھا فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ احزاب میں **ذَوْنِ نِّبْتَانٍ** **وَالَّذِينَ لَا يَرْجُوْنَ تَبٰتُحَ الْجَاهِلِيَّةِ**
الْاُولٰئِیْ اَوْ فَرَارٍ مِّمَّا يَبْعُطْنَ **مِنْ اَعْرَابٍ** اور دکھاتی نہ پھر جیسا دکھانا دستور تھا پہلے وقت نادانی کو فائدہ
 یعنی کفر کے وقت بے پردہ پھرتی تھیں عورتیں اور اس ملک میں عورتیں جو شادی کو کام کاج میں ہی بلن کنبی
 کے گھر میں ہنسنے کے پوتے جاتی ہیں اسے بھی اس بات کے منع میں داخل ہیں اور غیر سکائین دورہ **مِنْ كَانِ يَرْجُوْا**
رَبَّنَا اس سے بڑھکے گندہ اور حقیقت میں عورتوں کی چھپے لگانے اسلام کی چال کو کفر کی بدلتا ہے اللہ کی پھر چلوان

اور اسی طرح سو عورتوں نے ماتم پر ہی میں اسلام کی چال کو کفر کی چال سے بدلا کیونکہ شریعت میں ماتم پر ہی کی یہی حقیقت ہے کہ جب کوئی کسی کا کوئی مر جاوے تب اُسکے دوست آشنا اور شہرہ مند کو چاہیے کہ اُسکے پس ماندوں کو تسلی اور دل سادین اور کھجواؤں کہ صبر کرو سواُسکے برخلاف عورتیں جو کسی کے گھر ماتم پر ہی کو جانی میں تو اُنکو بھی رلاتی پٹاتی ہیں اور آپ بھی مدنی بیٹی ہیں اور اُنکو غم کو نازہ اور زیادہ کرنی میں اور حدیث میں وارد ہے کہ بن کر ناکافروں کی چال کو پس یہ سب یا میں زیادہ تر موجب عذاب کی ہیں

چوتھی نصیحت

ہمارے دین کا یہ مسئلہ ہے کہ آدمی گناہ کرے مردود نہیں ہوتا بلکہ گناہ پر سب کرنے اور اڑ جائیے مردود ہوتا ہے جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے خطا ہو پڑی تھی وہ اُس پر نہ اڑ گئی بلکہ فی الفور توبہ کیا اور گناہ کی شرم اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس قدر رونے لگا کہ رخصتہ مبارک پر اُنکو نشان پڑ گیا اس سبب پھر اللہ تعالیٰ کے مقبول باقی رہے اور ابلیس نے حضرت آدم کو سجدہ کیا اور معبود حقیقی نے جو حضرت آدم کو اس وقت ملائکہ کا قبلہ مقرر کیا تھا سو اس طرف توجہ ہو کے سجدہ نہ کیا اور اس گناہ پر اُو گناہ بھانٹا کہ پڑ جائیں موسیٰ علیہ السلام ایک روز کو وہ طوہ پڑنا تھا کیوں اسطے جانے تم شیطان نے کہا کہ ای موسیٰ میری طرف اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کرو کہ ابلیس کا کوئی دوسرا خالق اور معبود اور رب نہیں ہے وہ میری سوا دوسرے کس سے اپنا گناہ بخشو اسے سوائے توبہ قبول ہونے اور گناہ بخشے جانے کی بھی کوئی راہ ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حق سبحانی کی جناب میں عرض کیا حکم ہوا کہ میری ذات رحمن در رحیم ہے میں اُسکی توبہ بھی قبول کروں گا مگر میری عادت یوں جاری ہے کہ میں جو حکم کرتا ہوں سو بدل اور ٹل نہیں سکتا ان جب اس حکم کی بجائے بندہ معذور ہوتا ہے تب اس حکم کا بدلہ اور قائم مقام میں مقرر کرتا ہوں جیسا کہ عند کی وقت وضو اور غسل کا بدلہ تم مقرر کیا دیا ہے میں نے شیطان کو حکم کیا تھا کہ آدم کو سجدہ کرے اُس نے اُسکی کیا سجدہ نہ کیا اور اب توبہ کرنا چاہتا ہے سو بغیر آدم کے سجدہ نہ توبہ سکا قبول نہیں ہو سکتا اور آدم کو سجدہ کرے وہ ہوتے معذور ہے کیونکہ آدم موجود نہیں بلکہ انکی قبر موجود ہے سو میں آدم کو سجدہ کرنے کا قائم مقام آدم کی قبر کو سجدہ کرنا مقرر کیا پھر جب موسیٰ علیہ السلام نے شیطان کو یہ خوشخبری سنایا تب شیطان نے سوچ ساچ لگا لگا کہ ای موسیٰ جب خود آدم موجود تھی تب میں نے اُنکو سجدہ نہ کیا اور اب انکی قبر کو سجدہ کروں یہ بڑی شرم کی بات ہے آخر کو شیطان گناہ پر اُو رہا اور مردود کا مردود رہا تو اب ستیا رکھو کہ گناہ سے توبہ کرنا اور رونا حضرت آدم علیہ السلام کی چال ہے اور گناہ پڑ جانے شیطان کی چال ہے کہ لوگوں نے باوجودیکہ آدم سے میں آدم کی چال کو چھوڑ کے گناہ پڑ جانے شیطان کی چال اپنے بیچ میں کہ اس وقت میں ایسا عذاب آیا ہے کہ ایسا عذاب کبھی سننے میں بھی نہ آیا مگر شرک

اور بہت اور ذمہ دہم کا ذمہ حرام کام کو جسے سب سے عذاب آیا ہے لوگ انک نہیں چھوڑے
بازم تو یہ قسا کے سارے عورت و مرد ملک کے ملک تو بہ کرتے جسین باران حجت کا اثر ہوتا اور عذاب
رہن ہو جاتا اس سے بڑھکے چال کا بدلنا کیا ہوگا کہ آدم ہو کہ اپنے دشمن شیطان کی چال کو ہی

یا پانچویں نصیحت

مشد کی چال اور مشدی کا تہجد میں اور قرآن کے سنون و حضرات صوفیہ سے اس طرح پر مقرر کیا
کہ مشد وہ شخص ہے جو مرید کو اللہ تعالیٰ کا پیارا بنا لے اور اللہ تعالیٰ کو مرید کا پیارا بنا دے سو مشد اپنے مرید کو
اللہ تعالیٰ کا محبوب و پیارا بنا دیتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری اتباع کر کے اور اس کی دلیل یہ آ
ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے سپارہ سورہ آل عمران میں ان کنتم نجیون اللہ فاتیبعونی یحبکم
اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم تو کہ اگر محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ
تکو چاہے اور بخشے گناہ تمہارے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ترجمہ ہندی میں اکافانذا یون لکھا ہے یعنی
کوئی کسی محبت کا دعویٰ کرے تو اس طرح محبت کرے جس طرح محبوب چاہے نہ جس طرح اپنا جی چاہے اور اس طرح
چاہے تو محبوب اسکو چاہے اور اللہ بندوں کو چاہے تو یہی کا نبر مہربان ہو اور گناہ پر نہ پکڑے اور خیالات
عیش ہن اور مشد اللہ تعالیٰ کو اپنے مرید کا محبوب اور اپنا پیارا بنا دیتا ہے کفر اور شرک اور برے عقیدے
اور جسد اور کینہ وغیرہ گندی چالوں سے مرید کے نفس کا تزکیہ کر کے یعنی نفس کو پاک اور صاف کر کے اور سبائی دلیل
سورہ شمس کی یہ آیت ہے قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَرَكَهَا مَرَادُ كُفْرٍ بِمَا جَاءَ مِنْ نَفْسٍ كُفْرًا بِمَا جَاءَ مِنْ نَفْسٍ كُفْرًا
صاف ہو جاتا ہے تب اسکو مشاہدہ حاصل ہوتا ہے اور جمال ازلی کو دیکھنے مرید اللہ تعالیٰ کو محبوب بنا لیتا ہے اور
اسکی محبت میں بقیہ ہر چیز ہوتی ہے جسک ہر قسم کے کفر اور شرک اور برے عقیدے کو اور اللہ تعالیٰ کو نہ چھوڑے گا تب تک اس
نفس سے محروم رہے گا اور کنوین کی ملی کا جو مسئلہ ہے کہ کنوین ہن اگر ملی مرے اور شرے اور بیوے نہیں تو
ملی کو کنوین سے نکال پھینک کے ساتھ ڈول پانی کنوین کا نکالنا کنوین پاک ہو جاوے اور اگر ملی کنوین ہن
پڑی رہے تو پانی نکالنا کچھ فائدہ نہ کرے اس طرح سے جب تک نفس کا تزکیہ نہ ہوگا کوئی ذکر اور عبادت اور مہربان
فائدہ نہ کرے گا اور ان دونوں باتوں میں اتباع اور تزکیہ کی راہ سورہ شمس کی اس آیت میں موجود ہے مَا اتَّكَلُ
الرَّسُولُ فَمَا تَدْعُوْا وَمَا تَدْعُوْا فَمَا تَدْعُوْا اور جو دے تمکو رسول سولے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو سو
اتباع اور تزکیہ کا طریقہ اس آیت پر روح اور نفس اور قلب سے ال کرنا ہے اور سورہ احزاب کی اس آیت میں بھی
اس بات کو صاف صاف بیان فرمایا ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا
اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيْرًا تَكُوْلِي بِرُحْمَتِي رَسُوْلِي كِي چال جو کوئی اُسید رکھتا ہے اللہ کی اور چھوڑ دے

کی اور یاد کرتا ہے اللہ کو بہت سادہ توجہ میں مشدودن کی یہ چال ہے اور حجتی صحبت سے یہ حاصل ہوتی ہے ایسے
 مرشد جتنے ہیں سب کو ہم اپنا پیشوا اور مرشد جانتے ہیں ایسے مرشد! لیا اللہ میں ایسے مرشد کو عداوت کرنے
 والے پر وبال آتا ہے ایسے مرشدوں کی شان میں جو طعن کرے وہ دگر گراہ ہے مگر جو مفسد لوگ نیا لگاؤ اور دین میں
 رخنہ ڈالنے کے واسطے مرشد بن گئے ہیں اور مرشدوں کی چال مذکور کو مٹانا چاہتے ہیں خدا جانے کسے
 سنان فاسق ہیں یا کسی دوسرے دین والے ہیں کہ مسلمانوں کے پر دین دین کو مٹانا چاہتے ہیں
 ہم ان جعلی مرشدوں کے حال بد ماں سے لوگوں کو خبردار کرتے ہیں تاکہ مسلمان لوگ ان کے فریب
 کے چال میں نہ پھنسین سو ان فریبیوں نے مرشدی کی چال کو بدلا اور اپنا حق تو میرے پورا پورا
 بھریا اور میرے کا حق مارا نہ تو میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری اتباع سکھائی اور نہ میرے
 فضل کا تذکرہ کیا بلکہ اسکے اٹلے شرک اور کفر اور بیعت اور رام بائیں تعلیم میں ہزاروں مرید بچارے تغیر دار
 جھنڈے اور قبروں کو سجدہ کرنے کرتے بنے نمازی اور شرک اور کفر میں گرفتار مرے اور جو لوگ کسی بزرگ
 اور سچے مرشد کے فرزندوں میں ہیں اور اس بزرگ کے مذہب اور چال کو بدل ڈالے ہیں وہ بھی ان
 مفسدوں میں داخل ہیں غرض ان فریبیوں نے لوگوں کو نیک کام سے باز رکھا اور برے کام تعلیم
 کیے اور سورہ حشر کی آیت مذکور کے صاف اٹلے کیا اور منافقوں کے حق میں جو یہ آیت ہے سو اُن کے
 حق میں ٹھیک آئی فرمایا اللہ تعالیٰ نے دشوین سپارہ سورہ توبہ میں الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ
 مِنْ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ ذَلُّوا اللَّهَ فَاللَّهُ يَبْغِضُهُمْ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ
 هُمْ الْفٰسِقُونَ منافق مرد اور عورتیں سب کی ایک چال ہے سکھاؤں بات بری اور چڑھاؤں بھلے کام
 یعنی منع کریں بھلے کام سے اور بند رکھیں اپنی مٹھی بھول گئے اللہ کو سو وہ بھول گیا انکو تعقیب منافق وہی ہیں
 بے حکم ان فریبیوں نے جو اپنے مریدوں کو نیک کام سے باز رکھا ہے سو ظاہر ہے اور جو برے کام سکھایا ہے اور وہ
 کام غضب آہی کا سبب پڑا ہے انہیں سے پانچ منکرات کا ہم ذکر کرتے ہیں منکر کہتے ہیں خلاف شرع اور برے کام کو

ہیلا سکر

یہ کہ بچارے جاہل لوگ جنکو استنجا اور آبدست کا شعور نہیں اور نماز روزے سے غافل سود اور ناسخ
 باجے میں گرفتار ہیں اور اسی خوف سے کہ نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ عبادتیں ادا کرنا ہوگا اور سود اور ناسخ
 باجا چھوڑنا پڑیگا حضرت سید صاحب کے طریق میں مرید ہوتے تھے اور ان جعلی پیروں کو اپنا ایسا جاہل وغافل و حرام
 میں گرفتار پانے کے ان کے مرید ہوتے انھوں نے ڈھولک ٹنپور وغیرہ باجوں کے ساتھ ان سنا ان نادانوں کو تعلیم کیا
 اور سجادہ پاک حقیقی طریقے میں معاف اور مزامیر کیساتھ راک سنا عبادت ہے اور یہ انکا نرا فقر ہے کہ رسول اللہ

سایح ہی نہ اسکو سے لوگ عبادت جانتے ہیں اور نہ کیا واسکا حکم تھے ہیں اسقدر سے زیادہ جو حضرات صوفیہ کے قول اور حنفی مذہب کی کتابوں بموجب ثابت کرنے چاہیگا سو چھوٹا بزرگا اور جو لوگ راگ باجاسکتے مست ہر کے گانے بجانے کی گت پڑا پتے ہیں اور بجا دیتا ہے ہیں سوزے فاسق ہیں اور حاکم اسلام پر ان کی تعزیر واجب ہے انکو درویش جاننا جاہلون اور بیدنیون اور کمینون کا کام ہے

دوسرا منکر

یہ کہ بعض لوگوں نے جو سابقین میں خطایا غفلت سے عرس کیا ہے تو کیا وہ اسکی تعلیم اور تاکید کرتے تھے اور منع کرنے والوں سے اپنے قصہ رکھ کر اقرار کرتے تھے کیونکہ عرس کی رسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین اور مجتہد اماموں سے کسی کتاب میں ثابت نہیں اور تقنی بدعت ہے سوان فریبیوں نے دنیا کا فائدہ سمجھ کے اس عرس بے سند کو اپنی سند سمجھ کر لوگوں کو بھیکانگ مانگ کر عرس کرنا شروع کیا اور اس میں کچھ کماری ہیں اور نادان مریدوں کو بھی اس عرس کی تاکید کی کہ انکو ہر مرید سے بھی کچھ عرس کے دن مل رہے اور اس عرس میں بہت سی رکین خلاف شرع حرام مکروہ جاری ہیں انہیں سوانی رسم ہے کہ قبر دن پر چراغ روشن کرنے ہیں اور اس روشنی کے وقت کو کہ لعنت اترنے کا وقت بعضے بدعتی جاہل مثل لیلۃ القدر اور لیلۃ البرات کے انوار ظاہر ہونے کے وقت کو دعا قبول ہونیکا وقت جانتے ہیں حالانکہ قبر دن پر چراغ روشن کرنے والوں کفن میں حدیث صحیح میں لعنت وارد ہوئی ہے وہ حدیث مشکوٰۃ المصابیح وغیرہ کتابوں میں ہے اور یہ بدعتی جاہل نرے بے شرم اور بخوف ہو کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت پر کمر باندھتے ہیں اور اس حدیث کو منکے آگ ہو جاتے ہیں اور طرح طرح کی تقریر کرتے ہیں اور حدیث کے معنی بدلنے چاہتے ہیں صرف اپنے بدعتی اور فریبی شرع کی بیچ کے سبب سے لاکھ شرع محمدی کا حکم ہے کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل و تقریر کے مخالف اگر حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہم السلام کا قول ہو تو ہم امت محمدی اسپر عمل نہ کریں تو دوسرا کوئی کس گنتی اور شمار میں ہے بڑا فسوس ہے کہ زیادان لوگ سوال اللہ سے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اتباع اسقدر محروم ہیں کہ کھجور مفریو کی رسم کے واسطے جو زری بوسند اور چنبرے جو صادق کی مخالفت پر کمر باندھتے ہیں اور رسول مقبول کی نافرمانی کیو اسطان مفریون کی بنائی رسم کا چھوڑنا گوارا نہیں کرتے اور ان مفریون کی رسم کیواسطے رسول کی فرما بزرگاری کا چھوڑنا گوارا کرتے ہیں باپنوں دل میں آپ انصاف کریں کہ اس سے بڑھ کے شیطان کی چال کا اختیار کرنا اور گناہ پراڑنا کیسا ہوگا

تیسرا منکر

یہ کہ فریبی لوگ فقیری کا لباس پہن کے طرح طرح سے لوگوں کو فریب دیتے ہیں کبھی بڑا ریشہ پہن کبھی کچھ کر
کی باتیں کرتے ہیں اور کسی وقت لوگوں کو فریب کے واسطے اپنی عاجزی کی باتیں کرتے ہیں اس میں بھی
فریب بلکہ کفر بھرا ہوتا ہے مثلاً کہتے ہیں کہ بابا میں بیچارہ درویش کنارے بیٹھا ہوں تم عالم لوگ ہوم سے
ڈرتا ہوں اگر میں تم لوگ جیسی غریب نہ کر بیٹھا ہوں اس بات میں کس قدر فریب ہے۔ اول تو عالموں کی مجلس سے جا ہلن کا
ہوکانا ہے اور دوسرے عالموں کو اشارہ سے قلام کہنا ہے اور ان کی تعریف کرنا ہے جیسا کہ پھر انہوں نے اور جاہلون کے دل
میں اس بات کا جانا کہ عالموں کی اور راہ ہوتی ہے اور درویشوں کی اور راہ اور یہ بتانی غلط ہے
بے علم کے اور عالموں کی تعلیم کے درویشی کہاں۔ اور طرفہ تو یہ ہے کہ فریبی جاہل بھڑو کہتے ہیں مجھے میں
اور میں عجیب عجیب قصہ کہانی کہتے جاہلون کو کھیلانے اور ان کے عقیدے کو خراب کرتے ہیں حالانکہ یہ فریبی
جاہل قرآن شریف کی تفسیر اور نسخ اور نسخ و کتب نہیں ہیں اور ایسے عظیم کلمے والوں کا کان طوا کے حضرت امیر المؤمنین
علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے سب سے نکال دیا سوائے لوگوں سے دور رہنا اللہ سبحانہ کی نزدیکی کا سب سے

چوتھا منکر

یہ کہ بت سے پیرزادے لوگوں نے جو اپنے بزرگوں کے خلاف طریقے اختیار کیے ہیں اور جعلی پرہیزوں کو
فریب سے آپ کو پیر بنا کر گائون کے لوگوں اور اپنے مریدوں کو ایسا خراب کر دیا ہے کہ ہر بیماری کو
و سے لوگ بھوت شیطان کی طرف سے سمجھتے ہیں اور اللہ سبحانہ کو مطلق بھول گئے ہیں اور جب پیر کے
گھر جاتے ہیں تب جاہل و سواس میں گرفتار آنکے پاس سوا بھوت شیطان لگنے اور ملتے جلانے اور بھوت
چھڑانے اور جاڑ چھڑانے کے اور کچھ دوسرا ذکر نہیں رہتا روزے نماز و غسل کا انکے پاس مطلق ذکر نہیں
جیسا کہ سچے مرشد کی صحبت میں اللہ سبحانہ یاد آتا ہے اور لوگ مدت کے شک و شبہ رفع کرتے ہیں اور جاہل
جاتی ہے ویسا ان جاہلون کی صحبت سے طرح طرح کے شک و دین میں پیدا ہوتے ہیں اور اللہ سبحانہ بھول جاتا ہے
بھوت شیطان سے اعتقاد اور دین کے مسئلوں میں و سواس زیادہ ہوتا ہے اور یہ کامین اور
اوپر پیر عالموں کی برائی بیان کرتے اور انکا گاہ شکوہ کرتے ہیں اور ملک کو دین سے روکنے ہیں

پانچواں منکر

یہ کہ ایک قسم کے لاندھب مفسد لوگ ہیں کہ وہ غیر مجتہد کو واسطے تقلید مجتہد کی اور چاروں حق مذہبوں کو
کسی مذہب کی اختیار کرنا اور اس مذہب مفسد و مہاجر ہونا حرام جانتے ہیں اور اسلئے یہ ہے کہ ان مفسدوں نے
ایسا کر نیکالا ہے کہ انکے چال میں وہی بیچارے دیندار بھتے ہیں جنکو دین کا شوق و اتباع کی خواہش ہے مگر
جاہل ہیں۔ سو وہی لاندھب جعلی عالم شیطان کے نائب جاہل نمازیوں کو جن بیچاروں کو دین کا شوق ہے

گردین سے واقف نہیں ہیں مسلمانوں کے بہانے سے دھوکا دیکے گمراہ کرتے ہیں اور دین پر چلنے کا راستہ
 مذہب کہتے ہیں اس لوگوں کو پھرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مذہب پر چلنا بدعت ہے مذہب کا ذکر قرآن شریف
 میں کہاں ہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مذہب کا بیان کہاں کیا ہے اور ایسا گندہ عقیدہ ہے کہ جو
 اس عقیدے کو اختیار کرے گا وہ سارے علماء دین قاریوں مفسرین محدثوں مجتہدین فقہوں
 مرشدوں کو جیسے قرآن و حدیث اور سارے احکام دین کی روایت چلی آئی ہے اور روایتی لوگ سب
 مذہب اور مذہب پر چلنے والے تھے ان سب کو اور اپنے استاد اور مرشد کو گمراہ اور قرآن شریف مخالف
 جانگا اور اس سے قرآن و حدیث اور بالکل دین چھوٹ جاوے گا اور مرتد ہو جائے گا۔ سو ان مفسرین
 کا رد اس فقیر نے قوت الایمان میں اور سب علماء دین نے اپنی تصنیف میں بخوبی کیا ہے ان چند
 در فون میں اسکے بیان کی حاجت نہیں اس قدر کفایت ہے کہ ان مفسرین کو کہ قرآن شریف
 کے تیس سوارے ہونے کا اور ہر سورہ پر بسم اللہ لکھنے کا اور تفسیر کی کتابوں کا اور حدیث کی اقسام
 صحیح حسن احادیث متواتر وغیرہ مقرر کرنا اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ کتابوں کے مستند اور صحیح ہونیکا
 اور قرآن شریف کے اعاب اور الفاظ کے صحیح پڑھنے کے علم صرف دیکھو اور الف بے پڑھنے کا اور صحیح کرنے کا
 بیان قرآن شریف میں کہاں ہے پس جہاں سے یہ سب چیز درست ہو وہاں ہی مذہب بھی درست ہے اور ہی
 جعلی مفسر لوگ اس سب سے کہ مگر منظم اور بدینہ منورہ میں مذہب جاری ہے اور تمام جہاں کے اہل اسلام
 وہاں حج کی واسطے حاضر ہو کے چلے آتے ہیں کسی آج تک چاروں مذہب پر چلنے کا انکار کیا تو چونکہ مکہ منورہ کے
 سب سے چاروں مذہب کے درست ہونے پر اجماع ثابت ہوا اور دستور ہے کہ جس میں جو چیز برابری ہے
 اس چیز کی خوبی اور برائی اس میں دیکھنے والے خوب پہچانتے ہیں اور اس بات کو سارے ہی آدمی سمجھ جاتے ہیں
 کہ کہ پینہ دین کا دین ہے جو دین اور مذہب کہ کے مدینے میں جاری ہے وہی سچا ہے باقی جو ٹھٹھا اس مذہب کے سبب
 سے کے مدینے کے لوگوں کو ہراکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلانے عالم نے کے مدینے کے لوگوں کو استدرجت
 گناہ اور فقہ کی کتابوں کے سارے مستفون اور فقہ کی ساری کتابوں کو بھی برا کہتے ہیں اور یہ کہ دین کی
 جڑ کھودنیکا ہے سو ایسے دنیا بازوں کے جال میں بھی لوگ پھنسے اور دین میں بہت سستی آگئی اور دین کی حال
 صاف بدل گئی آخر کو جب لوگوں نے حسب اپنے دین اور مذہب اور اعتقاد کو چھوڑا اور اپنی اصل حال کو بدعت
 اور شرک اور منکرات سے بدلاتے ان پر ایک قسم کا عذاب اتلا نازل ہوا اور اس عذاب کے اندر جو کسی
 طرح کے عذاب ویا اور قحط وغیرہ کے جیسے تھے سو عذاب ظاہر ہونے لگے جب پھر خاتم النبیین صلی اللہ
 علیہ وسلم کی امت پر حق سبحانہ کی رحمت کے شان سے جوش مارا اور اس میں ہمدی کے مجدد کو ظاہر کیا

مجدد کا بیان یہ ہے

کہ نبی حضرت ارحم الراحمین نے اپنی رحمت کی شان کو ظاہر کرنا چاہا تب محض اپنی فضل و کرم سے بوجہ بشارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ تین کشتہ غزول بھیجا ہے اس امت کے واسطے سرے پر ہر شہر سے اس شخص کو کہ نیا اور تازہ کرتا ہے اس امت کے واسطے دین اُسکا اس امت مرحومہ کو واسطے حضرت قطب الاقطاب امیر المؤمنین سید احمد مقدس سرہ الغریب کو اس تیرھویں صدی کا مجدد پیدا کیا اور اس جناب سے دین کو تازہ اور نیا کر دیا اور غافلوں کو ہوشیار کر دیا اور دین کے ظلم کو خوب پھیلایا اور ذکر اور مراقبہ اس طرح نہایت کر کے تعلیم کیا اور مشاہدہ کی حقیقت کو ایسا سمجھا دیا کہ دولت برسوں میں حاصل نہ ہوتی تھی سو اس جناب کے طریقے میں باسانی ایک ہفتہ عشرت میں حاصل ہو گئی اور ان کے اوصاف اور کرامات لکھنے کی حاجت نہیں تمام ملک میں شہر میں اس سے بڑھ کر کیا کرتا ہوگی کہ اس ملک کے مردوں اور عورتوں میں نماز روزہ خوب جاری ہو گیا اور آگے ہندوستان کے پڑاؤں اور ولویوں سے لیکے عوام لوگوں تک کی عورتوں میں نماز کا چرچا بھی نہ تھا اور اب بالکل ہجوم کی عورت مرد نماز میں مستعد ہو گئے ہیں قرآن شریف کا صحیح اور با تجوید پڑھنا اور قرآن شریف کا حفظ خوب جاری ہو گیا ہے اور حافظوں کی کثرت ہوئی ہے یہاں تک کہ عوام لوگوں کی عورتیں حافظ ہوئیں اور دہشتا اور شہر دہن لوگ حفظ کر رہے ہیں اور پرانی مسجدیں آباد ہوئیں اور نئی مسجدیں بنی گئیں، ہزاروں آدمی کے رہنے کے حج اور زیارت سے مشرف ہوئے۔ اور شرک اور بدعت اور کفر کی رسم اور خلاف شرع کاموں کو باز آئے اور سب کو دین کی تلاش ہوئی اور دینی کتابیں جو نادر اور کمیاب تھیں سر شہر کاؤن میں بہترین گھر گھر پھیل گئیں اور حقیقت میں حضرت سید احمد صاحب سن مانے کے سارے مسلمانوں کو مرشد ہیں کوئی سمجھے یا نہ سمجھے جانے یا نہ جانے مانے یا نہ مانے اور جسکو اللہ تعالیٰ نے مجدد کیا ہے اُس کے طریقے میں داخل ہونا دین میں مضبوطی کی نشانی ہے اور انکا طریقہ چونکہ عین اتباع سنت ہے اور دین امور دین کا ظاہر اور جاری ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے گئے ہیں بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں سستی آجانے کے بعد مجددان اس دور دین کو زندہ اور تازہ کر دیتا ہے اور دین کی ساری نعمت مجدد کے پاس موجود ہوتی ہیں اور دین میں فتور پڑنے اور مجدد کے دین کو تازہ کرنے کے وقت میں مجدد کے طریقے اسکے سوا جو طریقہ ہوگا سوا یہوں اور جو گویوں اور فاسقوں اور بدعتیوں کا طریقہ ہوگا اس واسطے انکا طریقہ والا پھر کسی دور طریقہ والے کا ہرگز محتاج نہیں ہونا کیونکہ اتباع سنت کے بعد اور کوئی دوسرا حال اور مقام نہیں ہے اور اس تیرہ صدی کے زمانے تک جب تک کہ دوسرا مجدد چودھویں صدی کا نہ پیدا ہو اس ملک میں اس امت مرحومہ کے سارے

لوگوں کو حضرت سید احمد صاحب کے طریقے سے فیض لینے کی اور دین میں جو زیادتی کمی ہو گئی ہے اسے کٹیل
 کرنے کی بڑی احتیاج ہے اسی واسطے سارے عارن اور قبول و طلب لوگ جنکے ہزاروں میں یہ تھے حضرت
 سید صاحب کے طریقے میں داخل ہوئے اور چونکہ حضرت سید صاحب کے طریقے کا مدار سورہ حشر کی آیت پر ہے
 اَشْكُرُكَ رَبِّیْ فَخَذُّوْهُنَّ وَمَا نَهَاكَرُ عَنْهُنَّ فَاتَّهَمُوْهُنَّ اور جوئے ٹکڑوں کے ساتھ اور برہمنیہ کرے سو چھوڑو
 اس واسطے سارے اولیاء اللہ اور سچے مرشد صاحب کے طریقے کی حمایت کیے ہیں اور انکے ذمے کام میں
 سارے مقبول لوگ شریک ہیں اور یہی انکے کمال کی نشانی ہے کیونکہ سب اللہ والوں کا ایک طریقہ ہے
 اور جب حق سبحانہ نے انکو مجددی کی خدمت کے واسطے پسند کیا تب سارے مقبولوں نے انکو پسند کیا اور وہ لوگ
 اپنے طریقے اور مذہب کو قبول کئے تھے اور اسکو مشاویح انکو حضرت سید صاحب کے طریقے پر چلایا اور
 بھولی باتوں کو یاد دلایا اسی طرح سے ہر ایک کو اس کے مذہب پر مضبوط کر دیا الغرض جب حضرت سید صاحب
 دین کو تازہ کیا تب شرع کے احکام روز نماز حج زکوٰۃ جموعہ جماعت عیدین تراویح اذان قربانی وغیرہ خوب متق
 پکڑا اور حضرت سید احمد مجدد نے اور انکے طریقے والوں نے سنکرات کے رد کو واسطے حدیث اور قرآن اور فقہ اور
 عقائد اور قصوں کی دلیلین ظاہر کیا اور شرک اور بدعت اور سارے سنکرات ٹٹنے لگے اور اس مذہب میں بھی تخفیف ہے
 لگی بلکہ عذاب چلے جانے پر ہوا اور فریبی اور مفسد لوگ جو بری بات سکھاتے تھے اور بھلی بات چھڑاتے تھے سو کم
 ہو گئے اور انکے معتقد لوگ اپنی نعمتوں سے روز نماز حفظ وغیرہ سے محروم ہو گئے اور نہایت ذلیل اور
 بیقدر اور بغیرت کوڑی کے تین ہو گئے تب سید احمد مجدد نے انکے پیٹ میں بی گودنے لگی اور انکا بہت ہی
 برا حال ہوا کوئی قرآن حدیث کے وعظ جاری ہو فقہ اور دینی کتابوں کے پینے اور لوگوں کے مذہب اور دین کی منسوخی
 اور جمعہ اور جماعت اور تراویح کی کثرت اور مسجدوں کی رونق اور محلہ محلہ گاؤں گاؤں ختم تراویح کا ہونا اور اس
 دعوام کے لڑکے لڑکیوں کا حافظ ہونا اور دینی مسائل کا یاد رکھنا دیکھنے کے کباب ہو گیا کوئی تعزیلے
 کے واسطے رونے لگا کوئی سوچ چارم دسواں بیسواں چالیسواں چھبیسواں چھوڑ کر غم مٹھی ہو گیا کوئی تاج
 بابے ڈسولک طنبوہ نقلی حال کا حرام ہونا سننے کو دینے لگا کوئی قبروں کی روشنی اور شب برات کو دیوالی کے
 مشابہ چراغوں کے جلانے آتش بازی کا منع سکے جلنے لگا شب برات کے صلے چھوٹنے کے غم میں کسی کا ملوکل گیا
 کنگلے سہرے کے کفر کی رسم ثابت ہو جانے کے سبب کسی کی آنکھ میں پردہ پڑ گیا کوئی دیوالی کے چٹورے کھائی گئے
 چھوٹنے کے غم سے چھاتی کوٹنے لگا کوئی لبنت کرنے والا ہندوؤں کے بتوں کے مشابہ سنتی کپڑے پہننے کو کفر کی مشابہت
 سکے زرد رنگ ہو گیا اور بدعتی اور فاسق لوگ اپنے سردار کی تلاش میں ہوئے وہ فریبی مفسد لوگ
 جو کم ہو گئے تھے اور انکو کوئی کوڑی کے مول نہیں پوچھتا تھا وقت کو غنیمت جان کے پھر اپنے معتقدوں کے اعلیٰ

اور منکرات مذکورہ کی تعلیم کرنے لگے اور جیسا کہ سید صاحب نے دین کو تان اور سنت کو زندہ کیا ویسا ہی ان لوگوں نے بدعت اور شرک اور کفر کی رسم کو تان کرنا شروع کیا اور قدیم کافروں کی طرح سے ان منکرات کی سزا ہالی پ دادے کے عمل سے لائے لگے اور لوگوں کو خواب اور نقشہ کمانی پر عمل کرانے لگے اور سید صاحب کے گروہ کے لوگوں کو جو شیخ سنت کے ہوتے ہیں اور بدعت کی بڑھو دتے ہیں وہی فریعی لوگ سنت کی ضد اور بدعت کی محبت کے سبب وہابی کہنے لگے اور یہ بات بھی عذاب ابتلا کی زیادہ تر باعث ہوئی اور بیان کی نری جہات تھی کیونکہ سید صاحب کے گروہ کی سیکڑوں کتابیں موجود ہیں ان میں سوائے حنفی مذہب کی کتابوں کے اور اہل سنت کے مذہب کی تفسیر اور حدیث کی کتابوں کے دوسرے مذہب کی کتابوں کا کچھ ذکر نہیں اور سید صاحب کے گروہ کے علماء میں صحاح ستہ اور تفسیر حنفی مذہب کے عقائد اور فقہ اور اصول فقہ کا درس و تدریس ان بات جاری ہے اور ان ہی علماء نے صحاح ستہ اور اہل سنت کے مذہب کی تفسیروں اور عقائد اور فقہ کی کتابوں کا متن اور ترجمہ چھپوایا اور قرآن مجید اور حدیث شریف کی کتابوں اور فقہ کی کتابوں اور تصوف کی کتابوں کا ترجمہ بھی ان ہی علماء نے کیا اور ان کے گروہ میں دہرا اور توکل کرنا اور تصوف کے موافق اتباع سنت کرنا اور علم تجوید اور قرأت کی تہتیں کرنا اور اسکے موافق قرآن شریف پڑھنا اور صحت اور قیام شریف کا حفظ کرنا اور لوگوں کو حفظ کرانا اور ذکر اور مراقبہ سنت کی رعایت کے ساتھ کرنا اور کثرت دعو اور دلائل الخیرات اور حبیب اللہ کی اور ختم تراویح کی کثرت اور ساری سنتوں کا رواج دینا اور بدعتوں کی پرہیز کرنا جیسا ہماری ہر ویسا دوسرے لوگوں میں نہیں اور یہ بات آفتاب کی طرح سب پر ظاہر ہے سو یہ نشانی تو اہل تشاد و محمدی اور صوفی اور حنفی کی معلوم ہوتی ہے معلوم نہیں ان باتوں میں کو وہابی ہونگی کون سی نشانی ہے اور حق یہ ہے کہ وہابی لوگوں کا مذہب قدیم میں نہ تھا اور نہ ان کے مذہب کی کوئی کتاب نظر تھی جو ان کے مذہب کا حال معلوم ہوتا مگر ان وہابی لوگوں کی زبانی جو ان کا حال سنا تو معلوم ہوا کہ دسے لوگ شرک سے خوب پاک ہیں مگر اس قدر ضدی ہیں کہ اپنے گروہ کے سوا دوسرے کو مسلمان سمجھتے ہی نہیں سب کو مشرک کہتے ہیں اور سب کی طرف سے لوگ بدگمان ہیں یہاں تک کہ مکہ مدینہ کے لوگ بھی ان کے نزدیک مسلمان نہیں اور بدعتی کو بھی زیادتی کر کے مشرک کہتے ہیں تو سید صاحب کے گروہ کے دسے لوگ نے مخالف ہیں کیونکہ سید صاحب نے شرک اور بدعت کو خوب منع کیا اور دونوں کا فرق خوب سمجھا دیا جیسا کہ ان کے گروہ کی ساری کتابوں سے یہ بات صاف ظاہر ہے مگر یہ منکر لوگ اہل سنت کو وہابی کہنے والے البتہ ضدین اور دینداروں کو بدین کہنے میں وہابیوں کے عقیدے پر ہیں اور یہ ضدی لوگ اس قدر ضدی ہیں کہ ایک سنی میں جمعہ کی نماز کے بعد ایک منصف ہاتھ میں قرآن شریف کے منبر پر بیٹھا کہ تم قرآن شریف کو اٹھا کے اور رسم کھا کے کہتے ہیں کہ مولوی محمد اسماعیل نے تقویٰ الایمان میں جناب آیتین حدیثین لکھا ہے

یہ سب سنو خ ہیں تب ایک شخص دیندار اسی فسد کا مرید اور عیبت ہاتھ میں سپیان علم لیکے منبر پر چڑھ گیا اور
گما کہ ہم اسی خدا کی قسم کھاکے کہتے ہیں جسے اس قرآن کو اپنے حبیب پر اتارا یہ شخص ان ہی دہالوں مکتذابوں
میں ہے جسکا ذکر حدیث میں آیا ہے اور سنت کے روز ایک مفسد بسنتی کپڑا پہنے ہوئے سنت کی خوشی سے مست
ہو کے کہنے لگا کہ اتنا پہنے خوب یقین کر لیا ہے کہ سید صاحب کے گروہ کے خلاف کرنے میں نجات ہے سو ہم سب آمین
ان کی مخالفت کیا مگر ناز میں ہم سے انکی مخالفت بٹن نہ پڑی سو اب انشا اللہ تعالیٰ ہم اپنی مریدانہ ناز کو بھی
سنگ کر دیں گے کہ سید احمد کے گروہ کی طرح مسجد اور جماعت اور اول وقت کی قید کے ساتھ ناز نہ پڑیں وہ ان بھی
قدرت خدا سے اُسکے نو کردن میں سے ایک شخص دیندار موجود تھا اُسے اس کفارہ کر کے مالوں اور مسلمانوں کی آپ
اُسکی گمراہی کا حال بیان کیا اور وہ مفسد سو اور ذلیل ہوا اسی طرح کے مفسد جا بجا ہر ہم پر وہ پوشی کے
واسطے اُس ملک اور ان مفسدون کا نام نہیں لکھتے جو لوگ واقف ہیں وہ سمجھ جاویں گے اس طرح کو خست
بت ہوئے ہیں ہم کہا تک لکھیں جیسا کہ بعضے شہر میں یہ آفت ہے کہ کسی سلمان کج خط کے سرے پر لکھا
بسم اللہ الرحمن الرحیم اُسکے وہاں کے مفسدون نے وہاں پر مشہور کیا اور اسی شہر میں ایک شخص کو وہاں پہنچی
تمت پر گرفتار کیا قریب تھا کہ اُس کی سزا ہو پھر اُس شخص کی صفائی کو گواہ گدھے اور بیان کیا کہ ہم لوگوں
نے اسکو کل تالی پتے دیکھا ہے بس وہ شخص صاف بے جرم چھوٹ گیا بعضے مقام میں کیسے جن میں ایک شخص نے
گواہی دیا کہ میں نے اسکو اپنی آنکھ سے تلج دیکھتے دیکھا ہے پھر اُس شخص وہاں کی تمت بچ گیا اور اس دہالی مشہور کرنے کی
مہل حقیقت یہ ہے کہ لاندھپوں میں سے ایک گروہ سید صاحب کو دیکھتے ہیں اور تقلید کرنے اور مرید ہونے کو نادرست
کہتے ہیں اور ایک گروہ قریب کی راہ سے لوگوں کو دھوکا دینے کی واسطے اپنے تئیں سید صاحب کے گروہ میں
داخل کرتے ہیں اور ایک صاحب نے ایسے لوگوں کو اپنے قافلے سے نکلوا دیا اور سید صاحب کے گروہ کی کتاب
قوت الایمان اور نظام الاسلام اور ماہ مسائل وغیرہ میں ان لاندھپوں کا رد و نحو بی موجود ہے سو یہ دونوں ہم
کے فسد لاندھپ لوگ باوجود کثیر جماعت سنت کا دعویٰ کرتے ہیں مگر جب بسبب جمالت کو بہت سی سنتوں کو
بلکہ واجوں کو بدعت کہنے لگے تب مجدد کے گروہ والوں نے انکو اپنے گروہ سے صاف نکال دیا چنانچہ ان
لاندھپوں کے رد کی کتابوں میں صاف ظاہر ہے کہ اُسکے بعضے بعضے علماء سورینے ہمے علماء اڑھی مشدیدی نے نازی اور فاق
اور زہر پرست خلاف شرع اور ظالموں کی مدد کرنے والے نفس اور شیطان کے درغلالت سے سید صاحب کے مجدد
ہوئیے نہ انہیں ہو کے ان مذکورہ فریبی اور مفسدون میں جا ملے اور دینی عداوت کو طرح طرح کے مفسدون
ظاہر کیا اور دونوں جہان میں رو سیاہ ہوئے ایک مفسدہ یہ کہ سندوستان کے دنیا داروں اور بدعتوں کو سید صاحب کو بدعتوں
ناراضی سے ظاہر نہیں ادب بھی کرتے تھے وہ علماء جا ملے اور ان کی بدعتوں کو جھوٹی جمہوری دلیوں سے ثابت کرنے لگے

اور بدعت کے منع کرنے والوں سید صاحب کے وزیر دن اور معاونوں کو وہابی کنا شروع کیا اور پھر
جمہد کے گروہ کے وہابی ہونے کی دلیل کیواسلے ان مذکورہ لائبریریوں کو حضرت سید صاحب کے گروہ میں داخل کیا
اور ان کی بد مذہبی کا حال بیان کرنا شروع کیا باوجودیکہ سید صاحب کے گروہ کے لوگ خود ان لائبریریوں
سے ناراض ہیں اور انکار دیکھا کرتے ہیں مگر ان برسے علماء کے دھوکا دینے کے سبب سے دنیا داروں نے
بالرہن بلا تحقیق کے سید صاحب کے گروہ کو وہابی کنا شروع کیا مگر حضرت سید صاحب کو کسی نے
آج تک وہابی نہ کہا یہ سنت بھی سنت کی اتباع اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت صادق کی
آئیر سے اس جناب کو ملی اور اس نعمت میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پر تو سید صاحب پر پڑا یعنی سیاسی
مضمون نظر آیا جیسا کہ بعض فرقے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر دن معاونوں کو برکتے ہیں اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ظاہر بے ادبی نہیں کرتے دوسرا مفسدہ یہ کہ اس ملک کے کل گروہ خواص و عوام
مورت و مرد اس قدر شرک میں گرفتار تھے کہ جاہلیت کے زمانے کے مشرکین مگر اور مشرکین ہندوؤں جیسی
اعتقاد اور ہندوؤں میں کچھ بڑھ گئے تھے سو مومنوں کی حمایت کرنے اور مشرکوں کے شرک کے اعتقاد اور ان کی
مذہب کے توڑنے کے واسطے حضرت مولانا محمد اسماعیل محدث دہلوی شہید فی سبیل اللہ علیہ الرحمۃ نے اپنی حیا اور استاد
اور مرشد حضرت مولانا شاہ عبدالغفور صاحب محدث دہلوی قدس سرہ کے عقیدے اور عقائد پر جو کتاب کتاب
تقریب الایمان کو تصنیف کیا اور اس بڑی ہدایت ہوئی اور مشرکوں کی ضد بلکہ کفر بھی ٹوٹ گئی تب ان بزرگ علماء
اس کتاب کے مصنف کے حق میں کفر کا فتویٰ لکھا اور فریب اور دھوکے کی راہ سے حاکموں کو اور ساری دہلیوں کو
دوسرا دلیا کہ تقریب الایمان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا انکار اور انبیاء اور اولیاء کے حق میں اذی
کے الفاظ لکھا ہی یہاں تک کہ اس مضمون کو ہندی اور ترکی زبان میں چھپو آ شہار دیا اور ہندوؤں کے اذیت
سے مفسد لوگ اور اکثر جاہل لوگ خراب ہو اور حقیقت حال یہ ہے کہ اس کتاب میں توحید اور اتباع سنت اور
شفاعت عظمیٰ کی حقیقت کی تعلیم بڑی خوبی کے ساتھ کیا ہے اس کتاب کے شروع کی عبارت سے مصنف کا
مذہب صاف معلوم ہوتا ہے وہ عبارت یہ ہے کہ ہر خاص عام کو چاہیے کہ اللہ اور رسول ہی کلام کو تحقیق کریں
اور اسکو سمجھیں اور اسی پر چلیں اور اسی کے موافق اپنے ایمان کو ٹھیک کریں سو سننا چاہیے کہ ایمان کی
دو چیزیں ہیں خدا کو خدا جاننا اور رسول کو رسول اور خدا کو خدا سمجھنا اسی طرح ہوتا ہے کہ اسکا شرک
کسی کو نہ سمجھے اور رسول کو رسول سمجھنا اسی طرح ہوتا ہے کہ اسکے سوا کسی راہ نہ پکڑے اس پہلی ما کو توحید
کہتے ہیں اور اسکے خلاف کو شرک اور دوسری بات کو اتباع سنت کہتے ہیں اور اسکے خلاف کو بدعت کہتے ہیں اور
اور اتباع سنت کو خوب پکڑے اور شرک و بدعت سے بہت بچے کہ دونوں چیزیں اصل ایمان میں خلل ڈالتی ہیں اور

باقی گناہ ان سے پیچھے ہیں کہ وہ اعمال میں خلل ڈالتے ہیں اور چاہے کہ جو کوئی توحید اور اتباع سنت میں بڑا کامل ہو اور شرک اور بدعت سے دور اور لوگوں کو جس کی صحبت سے وہی بات حاصل ہوتی ہو اسی کو لینا پیرا استاد سمجھے انتہی پس مصنف نے ساری کتاب میں حدیث اور قرآن سے اسی مضمون کو ثابت کیا ہے اور صراحتاً مستفاد اسکے مصنف حضرت سید صاحب اور اسکے کتاب مولانا محمد اسماعیل محدث دہلوی ہیں سو اس میں لہ ولایت کے سلوک ثانی میں مراقبہ وجہ اللہ کے سمجھانے کے مقام میں فرمایا ہے کہ اعلیٰ اور ارفع اور سارے مخلوقات سے بڑے سے بڑے درجے والے وہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں انتہی۔ معلوم نہیں کہ ان جالون کے جو اپنے تئیں فریبکا عالم شہور کرتے ہیں ان دونوں مذکور چیزوں میں کسی چیز کو موجب کفر اور کفرین قرار دینا دہابی ہونیکا سمجھا ہے ان حدیث کے یہ بات البتہ ثابت ہے کہ ایسے دلیوں سے عداوت کرنا موجب وبال ہاہر عذاب کا ہوتا ہے سو لازم ہے کہ سب لوگ اس دینی عداوت سے توبہ نصوح کو بن اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینے والے قبلے کی طرف نماز پڑھنے والے کے کافر کہنے سے بچیں اور اہل سنت کے مذہب بوجیب جس شخص میں ننانوے وجہ کفر کی پاویں اور ایک وجہ اسلام کی تواسی مذکورہ وجہ کفر کی پائی کریں اور اسکو مسلمان کہیں اور دہابیوں کی طرح کسی بدعت یا خلاقے سبب کسی کو کافر یا دہابی یا زانی یا خارجی یا مشرک کہیں ایک اشتہار اس فقیر نے مولانا محمد اسماعیل محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہوا دیکھا تو اس اشتہار میں محدث مرحوم کی تکفیر کی وجہ یہی لکھی تھی کہ تقویۃ الایمان کا الفاظ سے انبیاء اور اولیاء کی شانیں ادا نہیں جاتی ہر اورے ادبی کا وہم پیدا ہوتا ہے حتیٰ سچا نہ اس اشتہار کے لکھنے والوں کو دین کی سمجھ داؤد اسکا خاتمہ کر کے یہ فتویٰ اُسے اہل سنت کے مذہب کے خلاف لکھا جاتی حقیقت یہ ہے کہ اللہ اور اُسکے رسول کے سوا کسی کا کلام ایسا نہیں ہے کہ سہو اور بھول چوک سے پاک ہو سو اس فقیر نے تقویۃ الایمان کو جو خوب بنور لکھا تو اسکا اہل مطلب سب اہل سنت کے مذہب کے موافق پایا اور عبارت اور الفاظ بھی اسکی بہت اچھے لکھے گئے مگر پھر بھی اگر اس کتاب کی کوئی عبارت بے ڈھب پاویں اور جانیں کہ لفظ کے لکھنے میں مصنف نے خطا ہوئی تو ایک ذوالفاظ میں خطا ہونے کے سبب اس سچی کتاب کو جو شرک کے رد میں ہے چھوٹی سمجھ کے مشرک نہ بنیں دیکھو تفسیر جلالین کے مصنف سے سورہ روم کے اخیر میں لَیَقُولَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوا کِی تَطِیْلُ کے بیان کرنے میں سہو ہو گیا لَیَقُولَنَّ کو معنی کا سینفہ سمجھایا باوجودیکہ اسکو کسی قاری نے جمع کا سینفہ پڑھا تو اس سے بالکل تفسیر جلالین غیر مستبر نہیں ہو سکتی بڑا فسوس ہے کہ بدعتیوں کی ساری بے سند اور بے دلیل رسوخ اور شرک اور کفر کی جالون کو دیکھو کہ انکو بدعتی اور مشرک اور کافر نہیں کہتے باوجودیکہ وہی سب اپرا لگائے اور اصرار اور ہٹ کرتے ہیں بلکہ اسی ہٹ نے اسکو اس اشتہار تک پہنچایا اور ایسی سندی کتاب کے مصنف

نہید فی سبیل اللہ کو فرماتے ہیں لغویاً اللہ منہا غرض جب ان فریبوں نے مجدد کی مخالفت پر کمر باندھا تب باوجود غلط اور نصیحت کی کثرت اور دینی کتابوں کی شہرت کے جو لوگ بخت ازلی تھے وہ سابق بھی برے کے بن گئے۔ اور پانچویں سیارہ سورہ سناہ کی جو آیت ہے وَلَا دَرَبَکَ لَا یُؤْمِنُونَ حَتّٰی یُحِکِّمُوا لَیْلًا سَجْرَ بَیْنِنَا مِ شَرِّکَ لَا یُحَدِّدُ اِنِّی الْفِیْہِمْ حَرَجًا مِّمَّا کَفَّیْتُمْ وَ یَسْئَلُوْنَکُمْ اِنَّمَا ہُوَ سَوْسَمٌ ہُوَ بَرے رب کی انکوائمان ہو گا جب تک تمھی کو منصف نہ جانیں جو جھگڑا اٹھے آپس میں پھر نہ پادین اپنے جی میں خفگی تیری چکوئی سے اور قبول رکھیں مان کر۔ سو اس آیت شریفہ کے خلاف پر لوگوں نے ستر کرنا نہ حالہ اسکے ذکر سے بدن پر رویاں کھرا ہوتا ہے خلاصہ یہ کہ حال کو سچ سمجھنے لگے اور کالے سناکو قبول کا ہر سچ کے گلے میں ڈالا تب پھر ہوا بد لہ لینے کی شان جو جس میں آئی اور آخر کو پھر ایک طور کا خدا بتلا پہلے عذاب سے بھی بہت ہی پڑھ چڑھ کے آیا اور انتقام اور بدلہ لینے کی شان کبھی اس فنون طرح کر عذاب بن نمر فرمایا اور اکثر لوگوں نے اپنے عمل کا بدلہ نقد پا یا اس عذاب بتلا کا یہ حال ہے کہ اس کے کچھ مدد خواص دعواں ماکہ عدت سب کو پوچھا کسی کو کم کسی کو زیادہ اور اس صدمہ کے بیان سے روح لرزتی ہے اور رونا آگیا اور بدن تھراتا ہے۔ کسی دیار میں لوگوں کو استقدر تھا ہی ہوئی کہ سیکڑوں آدمی گھر چھوڑ کے خدا جانے کہاں گئے گھر ویرا پڑے ہیں۔ سیکڑوں آدمی نے اپنے بچوں کو چار چار آنے دو دو آنے پوچھا اور عورتوں نے اپنے بچوں کو کتھن میں ڈالا آپ خدا جانے کیا ہوئے لوگوں کا روزگار بند ہوا ملک میں قحط اور وبا اور بیماری آئی جسکو کھانا لٹا وہ بھوکوں کا روتا سکے نہ کھا سکتا۔ سیکڑوں آدمی نہ مومن میں مرے پڑے ہوئے بے غسل بے کنس دریا میں پھینکے جاتے۔ سیکڑوں مکانوں میں مرے پڑے رہ جاتے پھینکے ہی نہ جاتے یا اللہ تو بہ اور کسی دیار میں قحط تھا تو وہاں کے لوگ آپس میں لڑ مرے سیکڑوں کے گھرنے کھدے جلے اور کسی دیار میں بھگیل کی آفت آئی ہر گائے اور آدمی کے لگا۔ براگ برابرا۔ تیرا بسکاد۔ جیسا۔

کا مال بھگیل میں لٹا صنایع ہوتا اور کسی دیار کا تختہ ہی صاف ہو گیا غرض جس ملک میں جس قدر نیک چال کو فساد سے بد لاکھا استقدر زیادہ عذاب آیا۔ اور چونکہ اولیاء اللہ سے عداوت کرنا اور مجدد سے مقابلہ کرنا زیادہ موجب عذاب کا ہوا اس سبب سے جس شہر میں وہابی کہنے والے لوگ زیادہ تھے وہاں زیادہ عذاب آیا یا جس مقام میں خواص لوگ دین کی ہنگ کے موادار ہوئے یا جس مقام میں رسول مقبول کی صحابہ کرام نقل بنانے اور اس سے تشبہ کرنے کی رسم کلی تھی وہاں پر زیادہ عذاب آیا اور چونکہ شہر کے لوگ چونکہ اس فساد سے پاک ہیں اور کسی کام عذاب کے مانع بھی وہاں پر موجود ہیں مثلاً اکثر لوگ وہاں کے زکوٰۃ دہتی ہیں اور جو لوگ اللہ سبحانہ کے کام میں ایک گز ہیں انہی مدد کرتے ہیں۔ اور ہمیشہ عطا و امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہوا کرتا ہے

اور عبید اور عبید بن ایک ہی مقام میں ہوتا ہے اور قرآن بید کے حنظل کا مدرسہ جاری ہے اور شہر اور اطراف شہر کے لوگ اس مدرسے کے خرچ کی مدد کرتے ہیں اس سبب جو پورے صاف محفوظ رہا۔ اب ان سب عذاب کا حال سنکے لوگوں کو عبرت پکڑنا اور دہشت ماننا بہت ضرور ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ حشر میں نَلْتَمَتُوا يَا اُولِي الْاَبْصَارِ سُوْرَةُ دِهْت مانولے آنکھ والو غرض بڑا عذاب آیا اور طرح طرح کا عذاب آیا آخر گو مقبول لوگوں نے عبید اور عبید بن اور بیخ وقتی جماعت میں اور ہر وقت میں ظاہری اور باطنی کوشش کیا اور اپنے باپ آدم اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چال کے موافق توبہ مضموع اور دعا اور گریہ و زاری کرنا شروع کیا لاس کی تاثیر سے کچھ عذاب کم ہو گیا اب اس وقت دہشت ماننا اور توبہ نصوح میں بہت غامض ہے

چھٹی نصیحت

اب پہلے اسلام کی چال کو کفر کی چال سے بدلنے والے لوگ ہوشیار ہو جاویں اور کفر کی چال کو جو کچھ مذکور ہو میں ایک بارگی ترک کو میں اور عالم لوگ عوام لوگوں کو ان کی معرفت اور ان کی ذات اور صفات کا بیان بقدر ان کی سمجھ کے بخوبی سنا دیں تاکہ انکا اصل بیان درست ہو جاوے اور وہ لوگ خود بخود ہر طرح کے کفر اور شرک سے محفوظ رہیں لوگ جو شرک اور کفر میں گرفتار ہیں سو حق سبحانہ کے پہچاننے کے سبب اور جو برہم لوگ مال والے ہو کے مومنوں مقیموں کی جان اور عزت اور کی مخالفت سے جی چراتے ہیں کہ ہزار آدمی بیوک سے مرے بے غسل بے کفن کے گڑے ہزار دن پھینکے گئے ہزار دن مرے ہو اور ان برہم بخیلوں نے ترس لکھایا۔ اور زکوٰۃ کا مال جو محتاجوں اور بھوکوں کا حق ہے اسکو نہ داکیا اور اپنے سگ مال کو گند کیا سو نہایت میں ذہیل لوگ زکوٰۃ نہ دینے کے سبب سے سونے چاندی کا تختہ آگ میں دھکا کے اس سے جو داغے جاوینگے اور انکا مال کالا سانپ بنکے جو انکو دھڑاتا پھر گیا سو تو نظر ہری ہے دنیا میں بھی وہ بخیل ہیں۔ اور انکا مال کا نام نہ کہتے ہیں چنانچہ کہیں کہیں عجائبات قدرت کاملہ کے نظر سے ہر برہمن کا مال بالکل حل گیا یا بد معاشوں نے لوٹ لیا یا اور کسی طرح سے انکا مال ضائع ہوا اور جو مغرور لوگ محتاجوں کو بیعت سمجھتے تھے انکے غرور کی شامت اپنی لاتی جوتی ماڑھی پڑی اور حدیث میں جو فرمایا ہے کہ جو برہم نہیں کرتا اسپر برہم نہیں کیا جاتا سو سچے رسول کے خبر ہو جب برہم لوگوں پر برہم نہ ہوا اور ان پر حملہ کی جو جو خرابی ہوئی اسکے بیان سے جی لرزتا ہے اور جو لوگ محتاجوں بچاروں بے بسوں پر ترس کھاتے اور رحم کرتے رہے ان لوگوں پر اسقدر مہربان رحمت کا برستا رہا کہ ہر طرح سے انکو آرام رہا یہاں تک کہ لوگوں کا مال جگیا اور انکا مال آگ کے اندر سے پگیا اس عجب کو دیکھ کے اگر ابھی آدمی ہوس نکرتی تو کسختی ہی لازم ہے کہ جن لوگوں پر زکوٰۃ غرض ہو مگر زکوٰۃ کا دینا انکو سخت معلوم ہوتا ہے تو وہ لوگ اپنی جڑوں سے قطع اور زکوٰۃ کا رشتہ

چھوڑ کر اور صاحبِ نصابِ غنی کو جس قدر تہ نظر قربانی زکوٰۃ فرض ہو اور اسکے غلام اور اپنے
سید کو چھڑا کے ادکا کر کو بیچا کے اپنے باقی اقربا کو زکوٰۃ کا مال دیوں مثلاً اپنے بھائی بھو جانی بیٹے بھتیجی
بہن بہنوں بھانجے بھانجی پھوپھا پھوپھی خالو خالو مامن ممانی پھوپھیرنے طیرے میرے بھائی بہن اس سر
سکالی وغیرہ اقربا کو زکوٰۃ کا مال دیوں تاکہ زکوٰۃ دینا سخت نہ معلوم ہو اور اللہ تعالیٰ کا اہل اقربا کا حق بھی
ادا ہو جاوے اور زکوٰۃ کا نہ دینا ایسا برا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زکوٰۃ نہ دینے والوں کے جوار کیا ہے

ساتویں نصیحت

اب اس عذابِ ابتلا کے دفع کرنے کا بڑا تجربہ علاج یہ ہے کہ سارے لوگ اپنے اور اپنے بال بچوں کی
جان کو ترک اور بیعت اور سارے برے کام کو ترک کر کے اور توبہ بقبول کر کے بچاویں اور چھپا ہوا
شرع کر دیں اور اس صدقہ کو دیا، ہاتھ سے دیوں اور بائین ہاتھ سے چھپا دیں کیونکہ چھپا کے صدقہ
دینا پروردگار کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے خصوصاً جو لوگ اللہ سبحانہ کے کام میں لگے ہیں فرمایا اللہ
تعالیٰ نے تیسرے سید پارہ سورہ بقرہ میں **لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أَحْسَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا فِي**
الْأَرْضِ الْحَيَاةِ دُنْيَا كِي أَنْ يَغْلِبُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ كِي يَرْجِعُوا إِلَى اللَّهِ كِي يَرْجِعُوا إِلَى اللَّهِ كِي يَرْجِعُوا إِلَى اللَّهِ
ہندی بن یون لکھا ہے یعنی بڑا ثواب ہے انکا دنیا جو اللہ کے کام میں لگ گئی ہیں انکا نہیں سکتے اور اپنی
مابت ظاہر نہیں کرتے جیسے حضرت کے اصحاب نے اہل صفہ نے گھر بار چھوڑ کر حضرت کی صحبت پر کبریٰ تھی علم سکھنے
کو اور جہاد کرنے کو اسی طرح اب بھی جو کوئی قرآن کو حفظ کرے یا علم دین میں مشغول ہو لوگوں کو لازم ہے کہ انکی
مدد کریں اور اللہ تعالیٰ کے سارے بندوں پر رحمت عام کرے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رحمت کرے اللہ پر
حضرت رحمت کرتا ہے رحمت کر دے لوگ زمین والوں پر رحمت کرے تم برا کسان مالا اور رحمت عام کے یعنی
نہیں ہیں کہ ہر کسی کو راضی اور شا کر بنا دی بلکہ رحمت عام کی حقیقت ہے کہ جو کچھ فی الواقع بندوں کے حق میں ہے
جو کوئی ناقص عقل ہیں اس بات میں انکا نقصان معلوم ہو مگر اس بات کے حاصل ہونے کے واسطے انکے
حق میں دل سے سعی کرے اور تمام لوگوں کو بھلے کیواسطے ظاہر میں گوشش نہیں ہو سکتی اسوا تمام خلق
اللہ کے حق میں خواہ کافر ہو خواہ مسلمان بڑی التجا کے ساتھ دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت کرے
اور توفیق نیک دے اور اپنی خوشی کے کاموں کی راہ بتا دے کیونکہ دعا سے رحمت کی رحمت کے دروازے
کھل جاتے ہیں اور آنحضرت نے فرمایا ہے کہ **الْحَقُّ عِبَادُ اللَّهِ** یعنی کہ خلق پر حق سبحانہ نگاہ پرورش عیالکی
طرح سے رکھتا ہے سو سارے خلق کو اسکی عیال سمجھ کے سارے خلق پر رحمت کرے کیونکہ اسکی خوشی کا حجب ہے اور
خلق میں سے امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو خلق اور تنظیم اور رحمت کرے نہیں خاص کرے اور پھر میں دل نہ کرے اسکی

آقا کا نوکر جانے بلکہ ایک ہی مالک کا غلام جانے اور خلقِ زبانی کے ساتھ ہر ایک سے پیش آدے اور اپنے مقدور بھر ہر طرح سے سلوک اور خدمت کرے اور جس وضع سے ہو سکے مال کی کئی کئی غمخواری کرے اور خوراک اور پوشاک سے مدد کرنے میں دریغ نہ کرے اور انکو کوئی چیز دینے سے اگرچہ خرے کا ٹکڑا ہی ہو دہشت نہ کرے ہاں بہت سا مال رکھ کے مسلمان کو ذلیل سمجھ کے اگر خرے کا ٹکڑا دیا تو اللہ سے اس کی جزا پاویگا اور اخلاق میں تمام لوگوں کو برابر نہ کرے بلکہ فضیلت اور برتری والوں کے مرتبے کی نگاہ رکھنا ضروری ہے جو شخص کو دینی صفتوں میں سے کوئی صفت رکھتا ہو اسکو اس ہی صفت کے موافق تعظیم اور توقیر اور سلوک اور غمخواری کرنے میں اور دن سے زیادہ سمجھے اور اخلاق کی تفسیر اور لوگوں کے مراتب کا تفادد سنت اور آثار سے دریافت کرے اور دنیا والوں میں جو شخص اپنی دنیا کے سبب تکبر کرے اور اپنے جاہ و شہر پر مغرور ہو اس کے ساتھ اخلاق ظاہری نہ چاہیے بلکہ اس سے بے پروا رہے اور اس کی طرف التفات نہ کرے لیکن اس کے چھپے غائبانہ دعا کرے اور خیر خواہی کرے اور تصور نہ کرے کہ یہ کیا

آکھوین نصیحت

اب اس وقت میں اس عذابِ ابتلا کے دفع ہونے کے واسطے مصلحت وقت یہی ہے کہ کلمہ گو ہر قوم کو لوگ عورت مرد بڑھے جوان خصوصاً بڑھے دن رات توبہ اور استغفار کریں اور اپنے ساری مسلمان بھائیوں کے واسطے استغفار اور دعاے خیر کریں اور سب کا بھلا چاہیں اور آپس میں نہ پھوٹیں اور ایک دوسرے کو برا نہ کہیں اور مسجدوں کا بڑا ادب کریں اور اس کی عزت کی ہتک نہ کریں اور اگر کسی بات کی بدعت ہوئے میں دو شخص جھگڑے ہوں توفیقہ کی کتاب کا اعتبار کریں کیونکہ فقہ کو ایسوا سے شارع نے مقرر کیا ہے کہ جو بات ہمارا فائدہ کے ہوا وہ جو بات ہمارے نقصان کی ہو اس سے فقہ ہکو خیر دار کرے جتنی کچھ خرابی اس وقت میں نظر آتی ہے وہ سب فقہ کے چھوڑنے اور اپنی عقل کے دخل دینے سے ہے اور بہت بہتر طریقہ توبہ کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ خوب تحقیق کریں مرشدی کا رتبہ جو مذکور ہوا اور وہ رتبہ جس شخص میں پاویں اور توحید اور تامل سنت جسکی محبت حاصل ہوئی ہو اسی کو اپنا مرشد مقرر کریں اور اس زمانے میں خاکسار کے نزدیک یہ بات سید صاحب کے لوگوں میں پوری پوری موجود ہے یہ بات دل میں انصاف کر نیسے کھلجاتی ہے سو جن لوگوں کو سید صاحب ایسا اعتقاد ہو وہ لوگ حضرت سید صاحب کے طریقہ میں ہیبت کریں کیونکہ ان کے طریقہ میں جو جو کتبیں اور باطنی خوبیاں ہیں سو تو میں ظاہر میں بھی ایک ہی عجیب غریب برکت موجود ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص ان کے طریقہ میں ہیبت ہونیکا ارادہ کرتا ہے وہ پہلی ہی ہیبت پرستی اور شرک اور بدعت اور معمول باجو نالغ تماشے کے چھوڑنے پر مضبوط ہولیتا ہے تو نصیحت میں سید صاحب کے طریقے میں داخل ہونا اس ملک میں اسلام کی نشانی ہے تو اس راہ سے سب کو لازم ہے کہ اپنی بال بچوں کو سید صاحب سے آشنا

ظاہری بھی سید صاحب کے اپنے مرشد محدث ممدوح کے مدرسے میں حاصل کرنا شروع کیا تھا ایک روز حضرت محدث ممدوح نے حضرت سید صاحب کے علم لدنی کی استعداد دیکھ کے ان کی کتاب کو رکھو ادیا اور باطنی تعلیم میں متوجہ ہوئے تب حضرت ممدوح کی تعلیم کی برکت سے حضرت مجدد ممدوح کو سارے علم جو ظاہری تحصیل میں باقی رہ گئے تھے سو سب آگئے اور حضرت مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ نے جب حضرت سند اولیاء شاہ صاحب کی خدمت میں حضرت جنت میں عرض کیا کہ حضرت سید صاحب کے فرمایا نے سے تہجد کی نماز میں مثل صحابہ کرینے کی لذت پایا اور ان سورتوں نے بیت حاصل کیا اور پوچھا کہ یا حضرت میں اکثر طریقہ والوں کے معلقہ توجہ میں بیٹھا مگر خیر فائدہ محکومات کو سب سے بڑے کے فرمادینے سے حاصل ہوا وہ کسب نہیں ہوا تھا سو یہ سید صاحب کی تعلیم کون طریقہ کی تعلیم ہے تب حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ میان ایسے لوگ جو زبان سے کہہ دیں وہی طریقہ ہے ایسے لوگ خود صاحب طریقہ ہوتے ہیں جس کے حق میں اتنے بڑے محدث شیخ زمانے کے استعد تعریف فرمادیں ایسے مقبول اور کامل ہونے میں کیا شک ہے جو کوئی کر مینے میں گیا ہوگا اور وہاں کی جمہ اور جماعات کی محافظت کو اور وہاں کے وظائف اور درس کو اور وہاں کے لوگوں کی رسم اور حال کو دیکھا ہوگا اور حضرت سید صاحب کے قافلے کو دیکھا ہوگا وہاں کی جمعا اور جماعات کی رعایا اور سارے احکام شرعی کی قید اور تاکید کو دیکھا ہوگا ان کے دین و مذہب کی مضبوطی کو دیکھا ہوگا ان لوگوں کی خاکساری اور مراقبہ اور توجہ کی تاثیر کو دیکھا ہوگا ان لوگوں کے گھانس لانے لکڑی چیرنے بوجھا ٹھونکنے دیکھا ہوگا اور ان کا ہون میں جو اس قافلے میں پیر مرید بڑھے ان پڑھے سب برابر تھے اور سب کی ایک رائے تھی اس بات کو دیکھا یا سنا ہوگا اور ان کے جبار کرنے کی ہمت اور قوت اور ثابت قدمی کو دیکھا یا سنا ہوگا وہ شخص پہچانے گا کہ حضرت سید صاحب کیسے بزرگ تھے اور اس شخص پر صاف کھل چکا کہ ایسے بیکے مسلمان کا دشمن اور حاسد سو کا قرون اور دنیا فقون کے کوئی نہیں ہوتا جب یہ خاکسار کلمہ منظر میں گیا اور شیخ مصطفیٰ مرد اور رحمۃ اللہ تعالیٰ اماموں کے سردار جب خوب ملاقات اور محبت ہوئی اور اس جنتیے حضرت سید صاحب سے اپنے بیعت ہونے کا سلام اور سید صاحب کی مع بیان کیا تب روح کو تازگی اور ایمان کو قوت دہنی اور گونی ہو گئی جو لوگ سید صاحب دیکھے ہونگے وہ پہچانیں گے کہ اس خاکسار نے سید صاحب کا جو استعد رکھ کر کیا ہے سو سب از میں سے ایک بھی نہیں ہے اور حق یہ ہے کہ تفسیر سید صاحب کا کچھ حال بیان کر کے اس ملک کے لوگوں کا حال اچھا کر دینا چاہتا ہے اب سید صاحب کی ابتدا کا کچھ مختصر حال سنو حضرت سید صاحب کو حضرت محدث ممدوح سے بیعت کرنے اور اس سند اولیاء کے توجہ کی برکت سے اچھے اچھے معاملات ظاہر ہوئے کہ ان معاملات کا ذکر صراطِ استقیم کے آخر میں ہے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت سید صاحب کو خواب میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سہاگ سے تین خرے ایک ایک

کر کے کھایا اور جب سید صاحب جاگے تو اسکا اثر اپنے جی میں پایا اور اسی واقعہ سے سید صاحب کو نبوت کے سلوک کا شروع حاصل ہوا بعد اسکے ایک روز خواب میں جناب ولایت مآب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور جناب سیدۃ النساء فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سید صاحب کو اپنے تئیں ہاتھ مبارک سے خوب نہلایا جیسا کہ اپنے بچوں کو نہلاتے ہیں اور جناب فاطمہ الزہراء نے ایک لباس بہت ہی عزت کا اپنی ہاتھ مبارک سے سید صاحب کو پہنایا ہے تب اس واقعے کے سبب سے نبی رسول مقبول کے دونوں پیاروں کے نہلانے اور وہ لباس پہنانے کی برکت سے راہ نبوت کے کمالات ظاہر ہوئے۔ یہاں تک کہ جناب حضرت جی کبیر نے حکم ہوا کہ جو شخص کہ تیرے ہاتھ پر بیعت کر لگا اگرچہ لاکھوں ہونگے میں ہر ایک کو کفایت کروں گا یہ بیان اسکے مستند شخص کو اعتقاد زیادہ ہوتا ہے اور دین میں مضبوطی کا باعث ہوتا ہے اور جس شخص کو حضرت سید صاحب سے افتاد ہو وہ شخص سید صاحب کی مجددی کی تاثیر کی باتوں میں جو مذکور ہو ہیں بنظر انصاف غور کرے اور انکے ظاہر ہونے کے قبل کے حال اور دین کی سستی ہو جانے میں غور کرے تو یقین ہوگا اسکا اعتقاد بھی درست ہو جاوے الغرض یہاں تک اس اخلاق کی نظر سے جو خوب غور کرتا ہے تو یہی مضمون ہی معلوم ہوتا ہے کہ جس کو حق سبحانہ کے ملنے کی واسطے اخلاص کے ساتھ بیعت طریقت کی منظور ہو تو وہ اگر اس نیکے کسی بزرگ سے بیعت ہو چکا ہے تب بھی تبرکدہکت حاصل کرنے کی واسطے حضرت سید صاحب کے سلسلے میں داخل ہو جاوے۔ بعض اگر مرشد ہے کو وہ بھی اخلاص کے ساتھ تبرکاً سید صاحب کے سلسلے میں داخل ہو جاوے اور اپنے مریدوں کو قدم بزرگوں کی طرح سے دونوں خانہ اہل کاشغور دیکرے اور اپنے دونوں خاندان میں بیعت حاصل کرے کی دلیل اس صحیح اور متبرخبر کو مقرر کرے کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیعت حاصل تھی حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کو حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے ان کو حضرت سید الشہداء امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کو سید الاولیاء خاتم الخلفاء حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ان کو سید الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور پھر ان ہی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیعت حاصل تھی رئیس الفقہاء تالمین قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کو امیر المؤمنین سید المسلمین افضل الخلفاء الراشدين ابی بکر الصديق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کو سید المرسلین امام المصطفین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سے بہت سے اولیاء اللہ کا سلسلہ دو دو تین تین چار چار مرشد کے وسیلے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک جا ملتا ہے

دسویں نصیحت

اور اس نصیحت میں چار فائدے ہیں پہلا فائدہ جو شخص خود مند اور بے سند ہو اس سے خبردار نہ کوئی وعظ کرتے اور نہ کوئی مرید جو خصوصاً وعظ سننے کے مقصد سے میں لوگ بڑی احتیاط کریں بان جو شخص کہ شہر و زمین عالون کے روبرو سند کے ساتھ وعظ کرتا ہے اور عالم لوگ اسکے وعظ کو پسند کرتے ہیں یا وہ شخص کسی معتبر عالم کا شاگرد ہے اور حدیث شریف کی شرح اور قرآن مجید کی تفسیر سے واقف ہے اور دین باور مذہب میں کامل ہے اگرچہ وہ شخص وعظ نہیں کہا کرتا مگر وہ شخص وعظ کے قابل ہے ایسے شخص کا وعظ سنیں اور جو شخص ایسا نہیں ہے اور فقط گاؤں کے کتوئیں میں وعظ سنانا چاہتا ہے تو اس کا وعظ ہرگز نہ سنیں کیونکہ عوام میں جو غلط غلط سنے اور بدعت کی درستی کی جھوٹی جھوٹی دلیلین مشہور ہیں سو ایسے واعظوں کے سبب شمال ترمذی کے آخر میں ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسنے کہا کہ یہ حدیث جو ہے سو دین ہے سو اس شخص کا حال دریافت کر لو جس سے اپنا دین سیکھو گے ایسا سطلے مقدون محدثوں تاریخوں فقہوں طریقت والوں میں قدیم سے یعنی صحابہ و تابعین کے زانیہ کی جگہ پر علم کی سند کا بیان کرتا چلا آتا ہے اور محدثوں نے لکھا ہے کہ اگر سند نہ ہوتی تو جو شخص جو چاہتا سو کہدیتا اور یہ سند کا یا رکھنا اور قرآن شریف اور علم کی سند رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچانا اس امت موجود کا خاصہ ہے دوسری حدیث میں یہ نعمت موجود نہیں ہے تو جو شخص سند والا ہو اور اس میں اور معرفت سے وہی عالم ہو اسکو اپنا مرشد مقرر کرے اور جب اسکا مرید ہو تب جیسا کہ شریعت میں مرشد کی تابعداری کا حکم ہے ایسی ہی تابعداری کرے فقط نام کے واسطے مرشد مقرر نہ کرے کہ جس طرح سے ہمارے یہاں اور سب سامان اور اسباب جو ہے وہی مرشد بھی ہے تاکہ لوگوں میں ہمارا نام مشہور رہے اور لوگ کہیں کہ یہ فلاںے کا گھوڑا ہاتھی اور اونٹ ہے یہ فلاںے کا شیر چینا یا بھگینڈا ہے یہ فلاںے کا بھانڈ بھگتیا ہے یہ فلاںے کی بائی کسی ہے یہ فلاںے کا مرشد ہے اب مرشد سے اعتقاد درست ہونیکے واسطے ایک بڑے فائدے کا مضمون عوارن کے مضمون کا خلاصہ یاد رکھنا بہت مفید ہے وہ ہے جیسا کہ ان بابے جو فرزند پیدا ہوتا ہے تو اس پیدائش کو ولادت طبعی ظاہری کہتے ہیں اور مرشد سے مرید ہونیسے چونکہ اسکی جبلت صاف بدل جاتی ہے کہ بد جبلت نیک ہو جاتی ہے اور گویا اسکی نئی پیدائش ہوتی ہے اس سبب اس پیدائش کو ولادت معنوی کہتے ہیں اور جیسا کہ ولادت طبعی کے فائدے کی واسطے چار طبیعت اب آتش خاک دہا حق سبحانہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے ویسا ہی اس ولادت معنوی کے فائدے کے واسطے بھی چار چیزیں مقرر کیا ہے ایمان اور توبہ اور نصوح اور دنیا میں زہد کرنا اللہ کی واسطے ہمیشہ برابر ظاہر اور باطن میں عمل کر کے اپنے واسطے مقام عبودیت کا ثابث اور آدم علیہ السلام کے قالب کی ظاہری پیدائش چونکہ زمین کے اجزا سے ہوئی اس سبب اس میں خواہش نفسانی پیدا ہوئی۔ اور اسی سبب آدم علیہ السلام نے فنا کے درخت کی عزت لینے گیہوں کے درخت کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اور ان کے قالب میں جب روح پھونکی گئی اور روح پھونکنے سے معنوی پیدائش حاصل

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰

ہوئی تب آدم علیہ السلام کو علم اور معرفت حاصل ہوئی اور آدم علیہ السلام کا قلب علم اور معرفت کی کھالی کھالی
 اور آسکا غالب خواہش انسانی کی کھان ٹھہر ابد اسکے آدم علیہ السلام سے خواہش انسانی اور علم دونوں
 عمل کے انکے فرزندوں میں میراث رہے اور ظاہری پیدائش کی راہ سے اب اسلش خاک باران چاروں طبیعت کے وسیلے
 اور لگاؤ کے ساتھ آدم علیہ السلام اپنے فرزندوں کے باپ ٹھہرے اور اٹنی پیدائش کی راہ سے علم کو وسیلے اور لگاؤ کے ساتھ
 اپنے فرزندوں کے باپ ٹھہرے تب ظاہری پیدائش کی تاثیر سے آدم کے فرزندوں میں فنا اور موت کی راہ کیا اور اٹنی
 پیدائش جو ہے سو فنا اور موت سے محفوظ ہے کیونکہ وہ شجرۃ الخلد یعنی ہمیشہ رہنے کے درخت سے حاصل ہوئی جو
 اور شجرۃ الخلد علم کا درخت ہے گیہوں کا درخت شجرۃ الخلد نہیں ہے جسکو شیطان نے فریب کی راہ سے
 آدم علیہ السلام سے شجرۃ الخلد کھاتھا۔ اور شیطان کا دستور ہے کہ ہر چیز کو اُسکے لئے دکھانا ہے تو اس
 دلیل سے سان کھل گیا کہ اس دنیا میں اس ظاہری پیدائش کا وسیلہ مان اور باپ ہوتا ہے اور اس
 باطنی پیدائش کا وسیلہ مرشد ہوتا ہے اور اُسکے وسیلے سے آدم کے علم اور معرفت کی میراث اٹنی ہوتی ہے
 لوگوں کو لازم ہے کہ مرشد کی قدر پہچانیں۔ اور اسکا حق خوب ادا کریں۔ کیونکہ مرشد کے وسیلے سے نعمت
 بے زوال علم اور معرفت کی ملتی ہے اور مان باپ سے بھلائی کا حکم قرآن شریف میں بہت مقام میں
 فرمایا اور فرمایا کہ اگر تیرے سامنے مان باپ دونوں یا ان میں سے ایک بڑھائے کو پونج جاوے تو لوگو
 ہننا بھی نہ کہہ اور نہ انکو جھڑک اور اُنسے ادب کے ساتھ بات کر اور اُنکے آگے عاجزی کر پیار سے اور اُنکے
 حق میں دعا کر کے رب اپنے رحم کر جیسا کہ انھوں نے مجھکو چھوٹا سا پالا دو سرفا مانج اور مان باپ
 اور مرشد اور سب حق داروں کے حق سے اللہ سبحانہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کا نگاہ رکھنا
 مقدم سمجھے اور اُنکے حق کا نگاہ رکھنا یہی ہے کہ اللہ در رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے جان مال فرزند اور ساری لوگوں
 سے زیادہ رکھے اور دونوں کے محبت کی نشانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہو سوائے انکی اتباع جیسا
 کہ مذکور ہوئی پوری پوری اختیار کرے اور کفر کی ساری رسم اور حال اور شاہت اور تہوار اور شرک اور
 مذکور کفر چھوڑ دے اور کفر کی رسم اور شاہت کا ہننے صرف چھوڑا سا ذکر کیا ہو اب اپنی نظریں اور دیندار
 عالموں کے فرمانے سے اور بھی جو کچھ تحقیق معلوم ہو کہ یہ رسم کفر کی یا شاہت کفر کی ہے اسکو ایسا بارگی ترک کرے
 شلا شادی کی ضیافت جو بعضی قوم سپاری بھیج کر کھاتے ہیں اور یاد جو دیکر قرآن شریف اور حدیث شریف سے
 ثابت ہے کہ سارے مومن بھائی ہیں لوگ اس کے خلاف کھانے پینے کے واسطے برگ مقرر کرتے ہیں یعنی
 اپنا اپنا جھتا اور سنگت جدا جدا کر لیتے ہیں اور ایک گروہ کے ساتھ دوسرے نہیں کھاتے اور مسلمانوں کے
 کھانے کے بعد جو کھانا بچ رہتا ہے اُسکے کھانے سے نفرت اور کھن کرتے ہیں اور ضیافت کے واسطے

جو مٹی کا برتن طباق وغیرہ لاتے ہیں اسکو بعد کھلانے کے پھینک دیتے ہیں اور اس مٹی کے برتن کو دھونے سے بھی پاک نہیں جانتے حالانکہ ہمارے دین میں کتے کا چائنا مٹی کا برتن بھی ایک بار مٹی لگا کے اور چھ بار صرف پانی سے دھونے سے پاک ہو جاتا ہے یا عربی لباس جو مستحب ہے قطع نظر اس سے انگر کھاتا پاجا بارج سبح اور اس ملک کے مسلمانوں کا لباس ہے اسکو بھی اس ملک کے اکثر لوگ ترک کیے ہیں بلکہ اسکے پینتے سے شرابے ہیں اور ہندوؤں کے مشابہ دھوتی پہنتے ہیں کہ اس سے کھلی طرف کی ران اور رانہ کھلا رہتا ہے وہی ہذا العیاس

تیسرا فائدہ

اس آخری زمانے میں خصوصاً اس ملک میں اکثر ضیافتوں اور عرسوں اور شادی اور غمی اور خیرات اور صدقات میں بلکہ عیادتوں اور وعظ اور تلاوت اور امامت اور اقتدا اور مرید کرنے میں مرید ہونے وغیرہ نیک کاموں میں جتنے ظلم اور فساد ہوتے ہیں سوسب اخلاص کے ترک کرنے اور ریا اور سمعت کے اختیار کرنے کے سبب ہوتے ہیں اور یہ کام صاف صاف بھلی چال کو بُری چال سے بدلتا ہے کیونکہ اخلاص کے اختیار کرنے اور ریا اور سمعت کے چھوڑنے کا بیان صاف امتوں حدیثوں میں موجود ہے یعنی دکھلانے کو عمل کرنا اور سمعت یعنی سنانے کو عمل کرنا اور اخلاص کے یہ معنی ہیں کہ جو عمل کرے اس کے اللہ ہی کو چاہے اور وہ عمل خالص اور نرا اللہ ہی کی واسطے کیے ابو یوسف سوسی نے کہا کہ اعمال میں سے وہ عمل خالص ہے جسکو فرشتہ نہ جانے تاکہ لکھے اور دشمن یعنی شیطان نہ جانے تاکہ اسکو خراب کرے اور جس نہ جانے تاکہ اس عمل میں تکبر اور غرور کرے یہ مضمون تعریف وغیرہ تصوف کی کتابوں کا خلاصہ ہے اب انہوں لوگوں آپ انصاف کو ہیں کہ ضیافتوں وغیرہ مذکور چیزوں میں جو لوگ زیر بار اور بدعت اور گناہ میں گرفتار اور قفسدار اور ذلیل ہوتے ہیں اور نفسانیت کو دخل دیتے ہیں تو اخلاص کے ترک کرنے اور ریا اور سمعت کے اختیار کرنے کے سبب ہی یا نہیں۔ مثلاً ایک شخص کو دس آدمی کے کھلانا یا مقدور ہوا وہ اخلاص پر عمل کرے کہ اس آدمی کے کھلانے پر کفایت کرے اور زیادہ تکلف نہ کرے اور نمود کی واسطے قرض کرے اور جبکے کھلانے میں زیادہ ثواب سمجھے اور جو لوگ مستحق معلوم ہوں ان ہی کو خالصت سے کھلاؤ اور ریا اور نفسی نمود کا خیال نہ کرے تو اسپر کسی آسانی ہوگی لہذا ہر طرح کی آفت اور بلا سے کیسا بچ جاوے گا اس بات کو ہر مہم میں قیاس کریں تاکہ دونوں جہان کی راحت اُنکے نصیب ہو اور بلایاں رحمت کا اُن پر برسے

چوتھا فائدہ

ابن فائدہ عام کے واسطے بطور نمونہ کے سند کی صورت لکھنا صحت رفت نظر آیا سو بیجا کلامی سندوں میں بعضی سند لکھے دیتا ہے تاکہ لوگوں کو خود مستند ساز اور سند عالم اور مرشد دیندار کا پہچانا آسان ہو جاوے

یہ ہے کہ اس خاکسار کو حدیث کی کتاب جامع ترمذی کی سند اس طرح پر حال ہو کہ اس خاکسار نے جامع ترمذی کو حضرت مولانا احمد اللہ بن دلیل اللہ صدیقی انامی سے پڑھا اور انکی اجازت بھی اُن جناب سے حاصل ہوئی اُنھوں نے حضرت مولانا محمد اسحق سے پڑھا اُنھوں نے کہا کہ مجھ کو اجازت اور فرقت اور سماعت شیخ عبدالعزیز سے حاصل ہوئی اور اس جناب کو اجازت اور فرقت اور سماعت اپنے باپ شیخ ولی اللہ بن شیخ عبدالرحیم دہلوی سے حاصل ہوئی اُنھوں نے کہا کہ خبر دی مجھ کو ابو طاہر مدنی نے یعنی مجھ کو اس کتاب کو پڑھایا خبر دار کیا ابو طاہر مدنی نے۔ اُنھوں نے اپنے باپ ابراہیم کر دی سے اسکا علم حاصل کیا اُنھوں نے شیخ مزاحی سے اُنھوں نے شباب احمد سبکی سے۔ اُنھوں نے شیخ غم غمطی سے اُنھوں نے زین زکریا سے اُنھوں نے عبدالرحیم سے اُنھوں نے شیخ عمر مرغی سے۔ اُنھوں نے خیزن بخاری سے۔ اُنھوں نے عمر بن طبرز و بغدادی سے اُنھوں نے کہا کہ خبر دی مجھ کو ابو الفتح عبدالملک بن عبداللہ بن ابی اسہل ہر دی کرخی نے اُنھوں نے کہا کہ خبر دی مجھ کو قاضی زاہد ابو عامر محمود بن قاسم بن محمد ازدی رحمہ اللہ نے اور شیخ ابو نصر عبدالغفر بن محمد بن علی بن ابراہیم تریاتی۔ اور شیخ ابو بکر احمد بن عبدالصمد بن ابی الفضل بن ابی حامد غوری رحمہ اللہ نے نیزین بزرگوں نے کہا کہ خبر دی مجھ کو ابو محمد عبدالجبار بن محمد بن عبداللہ بن ابی الجراح جراحی مروزی مروانی نے اُنھوں نے کہا کہ خبر دی مجھ کو ابو العباس محمد بن احمد بن محبوب بن فضیل محبوبی مروزی نے اُنھوں نے کہا کہ خبر دی مجھ کو ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ ترمذی حافظ نے محدثوں کی بولی میں ملاحظہ کرتے ہیں جسکو سند کیا تھا ہا کہ حدیث یاد ہوتی ہے پھر ابو عیسیٰ ترمذی نے اپنی ساری کتاب میں پانچ سے لیکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سند دی ہے۔ اسی طرح سے کہا ابو عیسیٰ ترمذی نے اس حدیث کو بیان کیا ہے عمر بن حفص شیبانی نے اس نے کہا کہ خبر دی مجھ کو عبداللہ بن وہب نے اُس نے کہا کہ خبر دی مجھ کو عمر بن حارث نے اُس نے سنا اور اُس سے اُس نے سنا ابن حجر سے۔ اُس نے سنا ابو ہریرہ سے اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ادَّيْتْ زَكْوَةَ مَا لَكَ فَقَدْ قَضَيْتْ مَا عَلَيْكَ مِثْكَ نَبِيٌّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا جب ادا کیا تو نے زکوٰۃ تو مال کی تحقیق ادا کیا تو نے جو حق تجھ پر ہے اسی طرح سے اس خاکسار کو حدیث کی بہت سی کتابوں کی سند حاصل ہوئی

قرآن شریف

کی سند اس طرح پر حال ہو کہ اس خاکسار کو قرأت اور سماعت سورۃ فاتحہ اور سورہ صاف کی اور ابانت تمام قرآن مجید کی حاصل ہوئی مولانا احمد اللہ بن دلیل اللہ صدیقی انامی سے اُنکو شیخ عمر بن عبدالرسول بن عبدالکریم مکی حنفی سے انکو بہت سے قاریوں سے اور ان میں سے ایک ابو الحسن علی بن عبدالبرزنجی مکی ہیں ان کو سید محمد رضی ابی انیس حبیبی زیدی مصری سے اور شیخ القراء عبدالرحمن بن عبداللہ بن

محمد زبیری سے دونوں کو محمد حسنی بلدی سے۔ اور ایک اور دوسرے شخص سے کہ وہ نام ہمارا پاس سے
 جاتا رہا اور عبد الرحمن بن عبد اللہ نے اور بھی دو شخصوں کا نام ذکر کیا اور محمد حسنی اور اس دوسرے
 دونوں کو شیخ القراہ کے دیار میں شمس ابی عبد اللہ محمد بن قاسم بن اسمعیل البقری سے انکو شمس الدین باہلی
 سے انکو اپنے مامون سلیمان بن عبدالدارم باہلی سے انکو نعم الدین ابی الاشراف محمد بن احمد بن علی سکندری سے
 انکو شمس الدین محمد بن محمد بن عمر سے انکو قطب الدین محمد بن محمد بن عبد الحنیفر سے انکو شمس محمد بن ناموشنی
 سے انکو عمار ابی بکر ابن ابراہیم بن ابی قدارہ سے انکو ابی عبد اللہ محمد بن جابر وادی آششی سے انکو امام ابی الحسن
 احمد بن محمد خزرجی سے جو ابن العواد بھی مشہور ہیں انکو ابی الحسن محمد بن احمد سلمون لمسنی سے انکو ابی الحسن علی بن
 محمد بن ہذیل سے انکو ابی داؤد سلیمان بن نجاء اموی سے انکو ابی عمر عثمان بن سعید بن عثمان وانی سے
 انکو فارس بن احمد حمفی سے انکو عبد الباقی بن حسین مغربی سے انکو احمد بن سالم قتلی سے انکو حسن بن محمد سے
 انکو تری سے انکو عمر بن سلیمان سے انکو اسماعیل بن عبد اللہ سے انکو ابن کثیر سے ان کو مجاہد سے انکو
 عبد اللہ بن مہاس سے انکو ابی بن کعب سے انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابی نے جب میں پہنچا
 والضحیٰ پر فرمایا ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہہ کر تو یہاں تک کہ ختم کرے۔ اور مشائخ طریقت کے
 سلسلے کی سند اس خاکسار کو حاصل ہوئی ہے سو اس خاکسار کے شجرے سے دریافت کریں السلام خیر الکلام۔

محمد

مطبع مجیدی کانپور سے ہر علم و فن کی کتابیں بکفایت جلد بذریعہ

ویلو پے ایل روانہ ہوتی ہیں

المش

منیجر مطبع مجیدی کانپور پشکا پور؛